کتابیات ادب اردو (۱)

فہرست مخطوطات اردو

کتاب خانہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

عارف نوشاہی

مغربی پاکستان اردو اکیڈمی ۰ لاہور

کتابیات ادب اردو (۱)

فہرست مخطوطات اردو

کتاب خانہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

عارف نوشاہی

مغربی پاکستان اردو اکیڈمی ○ لاہور

فہرست مخطوطات اُردو کتاب خانہ گنج بخش

سلسلۂ مطبوعات : ۸۳

تاریخ اشاعت : جولائی ۱۹۸۸ء
تعداد : ایک ہزار
قیمت : ۵۰/- روپے
طابع : ایس ایم اظہر رضوی
مطبع : اظہر سنز پرنٹرز
۱۰۸ الٹن روڈ۔ لاہور
ناشر : ڈاکٹر وحید قریشی
سیکرٹری جنرل مغربی پاکستان اردو اکیڈمی
۲۳۰/۷۔ این سمن آباد۔ لاہور

عرضِ ناشر

ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم نے کتابیاتِ اسلام کے عظیم منصوبے کے علاوہ ایک دوسرا منصوبہ اردو ادب کی کتابیات۔ کا سلسلہ بھی شروع کیا تھا اور اسے بھی مغربی پاکستان اردو اکیڈمی کے خصوصی پروگرام میں شامل کیا تھا۔ اس منصوبے کی پہلی جلد حاضرِ خدمت ہے۔ یہ کتاب خانۂ گنج بخش میں موجود اردو مخطوطات کی وضاحتی فہرست ہے جسے سید عارف نوشاہی صاحب نے مرتب کیا ہے۔ انشاءاللہ اس پروگرام کی دیگر کتب بھی آہستہ آہستہ نذرِ قارئین کی جائیں گی۔

وحید قریشی

ترتیب

مقدّمہ

مرکزِ تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان

۲۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو ایران اور پاکستان کی حکومتوں نے اسلام آباد میں ایک ثقافتی معاہدے پر دستخط کیے جس میں یہ طے پایا کہ دونوں ممالک فارسی زبان و ادب کے حوالے سے اپنی مشترکہ ثقافتی میراث کی حفاظت کریں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے پاکستان میں ایک ادارہ "مرکزِ تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان" کے نام سے قائم کیا گیا۔[1]

کتب خانہ گنج بخش

مذکورہ ادارے نے قیام کے فوراً بعد اپنے کتب خانے کی بنیاد رکھی جو پاکستان میں فارسی زبان میں تصوف پر اوّلین کتاب "کشف المحجوب" کے مصنّف حضرت ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری ثم لاہوری کے لقب "(داتا) گنج بخش" کی نسبت سے "کتاب خانہ گنج بخش" کے نام سے موسوم کیا گیا۔

یہ کتب خانہ دو شعبوں پر مشتمل ہے، ایک شعبہ مخطوطات[2] ہے اور دوسرا شعبہ مطبوعات[3]۔

کتب خانہ گنج بخشؒ کے مخطوطات کی فہرستیں

اس کتب خانے میں فارسی، عربی، اردو، پنجابی، سندھی، پشتو، ہندی، ترکی اور بلتی (بلتستان، شمالِ پاکستان) زبانوں کے مخطوطات موجود ہیں۔

مرکز تحقیقات فارسی نے ابتداء ہی سے مخطوطات جمع کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی فہرستیں شائع کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے اور اب تک مندرجہ ذیل فہرستیں چھپ چکی ہیں۔

۱۔ فہرست نسخہ ھای خطی کتابخانہ گنج بخش تالیف محمد حسین تسبیحی

شائع کردہ مرکز تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان۔ اس کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان تین جلدوں میں پہلے ایک ہزار مخطوطات کی فہرست دی گئی ہے۔ جن میں عربی، فارسی، ترکی، اردو اور پنجابی زبانوں کی کتب شامل ہیں۔

۲۔ فہرست نسخہ ھای خطی کتابخانہ گنج بخش تالیف احمد منزوی

شائع کردہ مرکز تحقیقات فارسی۔ اس کی چار جلدیں چھپ چکی ہیں۔ یہ صرف فارسی کتابوں کی موضوعی فہرست ہے اور ۱۹۸۱ء تک کتب خانے میں داخل ہونے والے ۶۹۱۸ مخطوطات سے متعلق ہے۔

۳۔ کتابخانہ گنج بخش (راولپنڈی) وچ پنجابی مخطوطے از عارف نوشاہی

راقم الحروف کا یہ مقالہ ششماہی "کھوج" شعبۂ پنجابی، یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے قلمی نسخہ نمبر، شمارہ ۸۔۹ بابت ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا ہے۔ اس مقالے

میں ۱۹۸۱ء کے اختتام تک کتب خانہ گنج بخش میں موجود پنجابی کتب کے ۲۲۰ قلمی نسخوں کی دستی فہرست پیش کی گئی ہے۔

۱۹۸۱ء تک اس کتب خانے میں جمع ہونے والے عربی، ترکی، پشتو اور سندھی زبانوں کے مخطوطات اور ۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۷ء تک جمع ہونے والے فارسی زبان کے مخطوطات کی فہرست کے مسودات تیار ہیں مگر ہنوز غیر مطبوعہ ہیں۔

کتب خانہ گنج بخش میں اردو مخطوطات

مرکز تحقیقات فارسی کی ترجیحات میں فارسی زبان کے قلمی نسخوں کو محفوظ کرنا ہے۔ لیکن یہاں بلا تخصیص دیگر زبانوں کے مخطوطات بھی جمع کیے گئے۔ چنانچہ یہاں اردو زبان کے ۱۸۵ متون کے ۱۹۷ نسخے محفوظ ہیں۔ یہ اعداد و شمار ۳۱ جولائی ۱۹۸۷ء تک کے ہیں۔ گویا زیر نظر فہرست، کتب خانہ گنج بخش کے قیام سے لے کر تا حال (جولائی ۱۹۸۷ء) اردو مخطوطات کی ایک مکمل فہرست ہے۔

زیر نظر فہرست

اس فہرست کی تیاری کا بنیادی مقصد اردو زبان و ادب پر کام کرنے والے دانش وروں کے لیے کتاب خانہ گنج بخش میں موجود اردو کتب کے مخطوطات کی نشان دہی ہے اور بعض غیر متعارف کتابوں کے مندرجات سے انہیں آگاہ کرنا ہے۔ اپنے محدود ذرائع اطلاعات کے مطابق جن کتابوں کے مطبوعہ ہونے یا دیگر قلمی نسخوں کی موجودگی کا علم ہو سکا ہے، اس کی بھی اس فہرست میں تصریح کر دی گئی ہے۔ تاہم کسی متن کے مطبوعہ یا غیر مطبوعہ ہونے کے بارے میں خاموشی اختیار کی گئی ہے تو اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کیا جائے کہ یہ کتاب شائع شدہ نہیں یا اس

کے دوسرے قلمی نسخے موجود نہیں ہیں۔ اولاً یہ میری دسترس میں کتبِ حوالہ ومصادر کی کمی کے باعث ہے، ثانیاً ابھی تک اردو کتابوں کے مخطوطات یا مطبوعات کا کوئی جامع قاموس (UNION CATALOGUE) تیار نہیں ہوا[۴] جو کسی کتاب کے طبع شدہ ہونے اور مختلف کتب خانوں میں اس کے مخطوطات کے بارے میں راہ نمائی کرے۔ ایسے جامع قاموس بالخصوص مخطوطات کے یونین کیٹلاگ کی تیاری اس وقت تک ناممکن ہے جب تک سرکاری اور نجی کتب خانوں میں موجود اردو قلمی نسخوں کی انفرادی فہرستیں شائع نہیں ہو جاتیں۔ زیر نظر فہرست کو اسی راستے میں ایک معمولی قدم تصور کیا جائے۔

موضوعات

میں نے یہ فہرست بلحاظِ موضوع تیار کی ہے اور میری موضوعی تقسیم کے مطابق اس میں ۲۷ متفرق موضوعات پر ۱۸۵ کتابوں کے ۱۹۷ نسخوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ تفصیل حسبِ ذیل ہے:۔

موضوع	کتابوں کی تعداد	نسخوں کی تعداد
قرآن مجید کے تراجم	۲	۲
قرآن مجید کی تفاسیر	۱۲	۱۲
تجوید و قرأت	۴	۴
احادیث نبوی	۶	۶
عقائد و کلام	۲۰	۲۱
اسلامی فقہ	۱۴	۱۵
مسیحی عقائد	۳	۳

تصوّف	۵	۵
حساب	۴	۴
رمل	۱ (سب سے کم تعداد)	۱ (سب سے کم تعداد)
کیمیا	۳	۳
طب	۱۰	۱۰
نفسیات	۲	۲
تعلیم و تربیت	۵	۶
قواعدِ زبان	۷	۷
لُغت	۱ (سب سے کم تعداد)	۱ (سب سے کم تعداد)
انشاء نویسی	۴	۴
بیاضیں اور روزنامچے	۱۱	۱۱
نثری ادب	۱ (سب سے کم تعداد)	۱ (سب سے کم تعداد)
نثری داستانیں	۱۰	۱۳
عروض و قافیہ	۱ (سب سے کم تعداد)	۱ (سب سے کم تعداد)
دواوین	۸	۱۰
مثنویاں، قصیدے، مرثیے اور ان کے تراجم	۲۷ (سب سے زیادہ تعداد)	۲۹ (سب سے زیادہ تعداد)
تاریخ	۶	۶
سفرنامے	۲	۲
سیرت النبیؐ	۱۲	۱۴
تذکرے (اولیا و شعرا)	۴	۴
کل تعداد	۱۸۵	۱۹۷

نادر مخطوطات

میں اپنی مرتبہ دو فہرستوں "فہرست نسخہ ھای خطی فارسی موزۂ ملی پاکستان کراچی" اور "فہرست کتابہای فارسی چاپ سنگی وکمیاب کتابخانہ گنج بخش" کے مقدّموں میں بھی یہ مسئلہ اٹھا چکا ہوں کہ ہم علم کتاب شناسی کی اصطلاحات "نادر" "کمیاب"، "قیمتی" یا "اہم" کا اطلاق کن کتابوں اور نسخوں پر کر سکتے ہیں؛ میرے خیال میں چوں کہ ہر فرد کا ذوق اور سلیقہ الگ الگ ہوتا ہے لہٰذا کسی کتاب کو پسندیدہ یا غیر اہم قرار دینا ایک مشکل امر ہے۔ ایک کتاب ممکن ہے پاکستان میں آسانی سے دستیاب ہو مگر بھارت میں ڈھونڈے سے نہ ملتی ہو، کسی نسخے پر سونے کے پانی کی جدولیں ہو سکتی ہیں مگر ممکن ہے صحت کے اعتبار سے اس کا متن غیر معیاری ہو۔ کئی امراء اور مہاراجے جیسے جانور اور پرندے پالتے تھے ایسے ہی شوقیہ کتابیں بھی جمع کرتے تھے۔ کسی ایسے ہی "خواجہ سگ پرست" کی مخطوطے پر لگی ہوئی مہر اُسے کس طرح "شاہی" اور "درباری" نسخہ قرار دلوا سکتی ہے؟ کئی فہرست نگار اکثر کتابوں اور نسخوں کے بارے میں "نادر الوجود" کا حکم بلا تکلف لگا دیتے ہیں۔ مطبوعات اور مخطوطات کے جامع قاموس کی عدم موجودگی میں، محض چند ماخذ پر انحصار کرتے ہوئے کسی کتاب کو "نادر" قرار دینا، محض جسارت ہے۔

میرے خیال میں کسی کتاب یا نسخے کی نُدرت، اہمیت اور قدر و قیمت مختلف ہوتی ہے لہٰذا ہمیں اس کا فیصلہ بھی وقت اور مقام پر چھوڑ دینا چاہیے۔

علامہ شبلی نعمانی نے سر سید احمد خان کی اردو ادب کے لیے خدمات کا

جائزہ لیتے وقت لکھا تھا:

"یہ کام درحقیقت مولانا حالی کا ہے۔۔۔ میں مولانا حالی
کی مقبوضہ سرزمین میں مداخلت کا کوئی حق نہیں رکھتا اور
اِس شعر کا مصداق بننا نہیں چاہتا ہے

بھلا تردّدِ بے جا سے اس میں کیا حاصل
اُٹھا چکے ہیں زمیندار جن زمینوں کو"

بالکل اسی طرح اردو مخطوطات شناسی بھی محترم مشفق خواجہ صاحب کی "مفتوحہ" سرزمین ہے اور میں زیر نظر فہرست تیار کر کے خواجہ صاحب کے ہاں محض پناہ حاصل کر رہا ہوں۔

اس فہرست کا مسودہ، اشاعت کے لیے تیار کرتے وقت مجھے برادرم خضر نوشاہی صاحب کی معاونت حاصل رہی ہے جس کے لیے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

عارف نوشاہی
اسلام آباد
۳ر اگست ۱۹۸۷ء

حواشی

۱۔ اس وقت یہ ادارہ ۵ ۔ مسجد روڈ، ایف ۶/۳ اسلام آباد میں واقع ہے۔

۲۔ کتب خانۂ گنج بخش اسلام آباد میں ۳۱ جولائی ۱۹۸۷ء تک مجموعی طور پر ۱۳۹۴۸ مجلد مخطوطات داخل کیے جا چکے ہیں۔ ان مجلدات میں شامل متفرق نسخوں کو بھی شمار کیا جاتے تو یہ تعداد بڑھ جاتی ہے۔

۳۔ اس کتب خانے میں ۳۱ جولائی ۱۹۸۷ء تک ۲۳۱۳۶ مطبوعہ کتب کا اندراج ہو چکا ہے۔ ان میں سے صرف فارسی کی قدیم اور کمیاب مطبوعہ کتابوں کی فہرست میں نے مرتب کی ہے۔ اس کی پہلی جلد ۱۹۸۶ء میں مرکز تحقیقات فارسی کی طرف سے "فہرست کتابہای فارسی چاپ سنگی وکمیاب کتاب خانہ گنج بخش ۔ ۔ ۔ ۔" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

۴۔ جناب مشفق خواجہ کی "جائزہ مخطوطات اُردو" کی محض ایک جلد شائع ہو سکی ہے۔ انجمن ترقی اردو پاکستان کی تیار کردہ "قاموس الکتب اُردو" کی بھی صرف مذہبیات، تاریخیات اور عمرانیات سے متعلق تین جلدیں شائع ہوتی ہیں۔ جب ان دونوں کاموں کی ممکنہ تکمیل ہو جاتے گی تو اردو مطبوعات یا اور مخطوطات کے بارے میں پائی جانے والی لاعلمی کی بڑی حد تلافی ہو سکے گی۔

حوالے کی کتابوں کے مخفّفات

آصفیہ

اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدر آباد آندھرا پردیش (کتب خانۂ آصفیہ) کے اُردو مخطوطات، مرتّبہ نصیر الدین ہاشمی، جلد ۱، ۲، شائع کردہ خواتین رکن انسٹی ٹیوٹ حیدر آباد، ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء۔

انجمن

مخطوطات انجمن ترقی اردو۔ مرتّبہ افسر صدیقی امروہی، سید سرفراز علی رضوی۔ شائع کردہ انجمن ترقی اردو، کراچی، جلد ۱، ۱۹۶۵ء، جلد ۲، ۱۹۶۷ء، جلد ۴، ۱۹۷۶ء، جلد ۵، ۱۹۷۸ء، جلد ۶، ۱۹۸۲ء۔

جائزہ

جائزہ مخطوطاتِ اردو، مشفق خواجہ، جلد اول، شائع کردہ مرکزی اردو بورڈ لاہور، ۱۹۷۹ء۔

قاموس الکتب

قاموس الکتب اردو، مرتبہ انجمن ترقی اُردو، زیر نگرانی ڈاکٹر مولوی عبد الحق،

جلد اوّل، شائع کردہ انجمن ترقیِ اُردو پاکستان، کراچی، ۱۹۷۱ء۔

مشترک

فہرست مشترک نسخہ ھای خطّی فارسی پاکستان، احمد منزوی، جلد اول، شائع کردہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

فہرستِ مخطوطاتِ اُردو
کتب خانۂ گنج بخش

فہرستِ موضوعات

قرآن مجید کے تراجم

۱۔ فتح المبین

مترجم نامعلوم ۔ قرآن مجید کا موضوعی اعتبار سے دو جلدوں میں ترجمہ ہے ۔
پہلی جلد میں خدا کی ذات وصفات اور وجود پر دلائل، کائنات اور آدم کی تخلیق، انبیاء اور دیگر اقوام کے قصّوں پر مبنی آیات کا ترجمہ کیا گیا ہے ۔

آغاز : نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ باب اول اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور وجود باری تعالیٰ کے دلائل ۔

سیپارہ ۲ بقرہ ۔ بے شک پیدا کرنے میں آسمان اور زمین کے ۔

دوسری جلد میں حضرت رسول اللہ کی نبوت عامہ کے دلائل، احکام، عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق طہارت، نماز، روزہ، اعتکاف، لیلۃ القدر، حلال وحرام، مشروبات، ماکولات، نکاح، طلاق، عدت، مہر اور اسلامی تعزیرات پر مشتمل آیات کا ترجمہ دیا گیا ہے ۔

آغاز : بے شک ہم نے بھیجا آپ کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے ۔

شمارہ ۹۷ - ۲۰۹۶ - نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۵۸۳ + ۴۵۰ ص ۔ دو جلدیں ۔

۲۔ موضح قرآن

از شاہ عبدالقادر دہلوی (۱۱۶۷ - ۱۲۳۰ھ)۔ قرآن مجید کا فصیح و بلیغ ترجمہ ہے جو ۱۲۰۵ء میں مکمل ہوا۔ ترجمے کا نام تاریخی ہے۔

آغاز: تعوذ۔۔۔ پناہ پکڑتا ہوں اور حمایت ڈھونڈتا ہوں اللہ تعالیٰ۔

یہ ترجمہ کئی بار چھپ چکا ہے۔ (جائزہ ۱: ۵۵-۶۴)۔ شمارہ ۱۹۰۴۔ شکستہ مائل نستعلیق، قاضی غلام شاہ، تیرھویں صدی ہجری، قرآن مجید کے ساتھ بین السطور ترجمہ ہے، ۹۱۲ ص۔

قرآن مجید کی تفاسیر

۳۔ تفسیر آیاتِ احکام = ترجمہ تفسیر احمدی

شیخ احمد صدیقی امیٹھوی معروف بہ ملّا جیون (۱۰۴۷ - ۱۱۳۰ھ) کی عربی تفسیر "تفسیر احمدی" کا ترجمہ ہے۔ جس میں قرآن مجید کے احکام اور اوامر پر مبنی آیات کی حنفی فقہ کے احکام کے مطابق تفسیر لکھی گئی ہے اور فقہی کتب کی تقلید میں ۱ سے "کتب" پر تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلاً کتاب الایمان، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج کتاب النکاح، کتاب الرضاع، کتاب الطلاق۔

یہ ترجمہ حافظ عبدالعلی نگرامی نے، جو سیّد انور علی کے شاگرد تھے، ۱۲۶۰ھ میں حبیب علی کی فرمائش پر کیا۔ حبیب علی نے اس پر مقدمہ بھی تحریر کیا ہے۔

آغاز: احمدہ وھو اللہ احد اللہ الصمد - - - بعد حمد وثنا کے کہتا ہے مسکین ہیچمدان حبیب علی کہ مدّت سے واسطے نفع برادران دینی کم علموں کے۔

یہ ترجمہ ۱۲۶۶ھ میں مطبع علوی سے شائع ہو چکا ہے۔ قاموس الکتب ۱: ۷۷ - ۷۸۔

شمارہ ۷۳۸۴۔ نستعلیق، قاضی قمر الدین بن قاضی فتح الدین جمعہ ۲۷ رمضان ۱۲۸۱ھ، بمقام مسجد نارنگ، ۲۱۵ ص۔

۴- توضیح الاحکام = ترجمۂ تفسیر احمدی

از سید امیر حسن خان سہا بن غضنفر علی خان بن نجف علی خان دہلوی تاج العلماء - منشی محمد حسن کے کہنے پر یہ ترجمہ یکم ذیلقعدہ ۱۳۲۵ھ کو شروع کیا اور ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۲۶ھ کو ختم کیا - توضیح الاحکام سے تاریخ ختم ترجمہ بر آمد ہوتی ہے۔

آغاز : پروردگار عالم کو حمد زیبا ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی۔

شمارہ ۱۳۶۴۰ - نستعلیق ، بخط مترجم ، ۳۸۷ ص - اس نسخے پر معاصر علماء کی تقریظیں بھی موجود ہیں - ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب ۱۳۲۶ھ میں طباعت کے لیے تیار تھی۔

۵- تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفسر نامعلوم

آغاز : جاننا چاہیے کہ اللہ جل شانہ نے بسم اللہ الرحمان الرحیم کو تین ناموں سے یعنی اللہ اور رحمان اور رحیم۔

شمارہ ۷۴۸۱ - شکستہ مائل بہ نستعلیق ، عبدالمجید ، چودھویں صدی ہجری ، مجموعۂ رسائل میں ، ص ۱۸۷ - ۱۹۲ -

۶- تفسیر پارۂ عم

مفسر نامعلوم -

تفسیر کا نمونہ : والعصر ، قسم ہے اترے دن کی --- مقرر انسان پر ٹوٹا ہے --

مگر جو یقین لاتے اور کیے بھلے کام اور آپس میں تقید کیا سچے دین کا اور آپس میں کیا سہارا کا۔

شمارہ ۴۴۷۲ - نستعلیق، امیر خان افغان متوطن لکھنؤ، بارھویں صدی ہجری، ۷۰ ص۔

۷۔ تفسیر سورۃ تکاثر

مفسر نامعلوم۔

آغاز: لہو میں ڈالیا تم کو صفت تکاثر نے۔

شمارہ ۷۴۸۱۔ شکستہ مائل بہ نستعلیق، عبدالمجید۔ چودھویں صدی ہجری۔ مجموعہ رسائل ہیں، ص ۱۹۷ - ۲۰۴۔

۸۔ تفسیر سورۃ یوسف (منظوم)

از محمد اشرف کاندھلوی۔ ناظم نے لکھا ہے کہ یہ امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) کی سورۃ یوسف کی عربی تفسیر کا منظوم ترجمہ ہے۔ امام غزالی کی تصانیف میں "تفسیر القرآن" کا نام ملتا ہے (غزالی نامہ از جلال الدین ھمائی، اردو ترجمہ رئیس احمد جعفری، کراچی ص ۲۴۵) ممکن ہے اسی سے سورۃ یوسف کا ترجمہ کیا ہو۔

آغاز:

لکھوں پہلے توحید جان آفریں
قلم کی طرح خاک پہ رکھ جبیں

یہ تفسیر ۱۲۸۰ھ میں مطبع نظامی کانپور سے طبع ہو چکی ہے۔ قاموس الکتب ۱، ۳۸۔

شمارہ ۲۵۹۹ ۔ نستعلیق، فضل الدین، ۲۹ صفر ۱۲۷۹ھ، بمقام کوٹ کرم بخش، ۳۵۰ ص۔

۹۔ تفسیر سورۃ یوسف

مفسر نامعلوم۔

آغاز: الف لام را۔ قف۔ یہ حروف جدا جدا اسرار اور بھید خدا اور خدا کا رسول جانتا ہے۔

شمارہ ۷۰۰۲۔ نستعلیق، الف خان شیرپوری، ۱۲۶۳ھ، مجموعۂ رسائل میں، ص ۱۲۰ - ۲۰۵۔

۱۰۔ تفسیر "لقد جاءکم رسول من انفسکم ۔۔۔"

مفسر نامعلوم۔

سورۃ توبہ کی آیہ ۱۲۸ کی تفسیر ہے۔

آغاز: لقد جاءکم رسول۔۔۔ اللہ جل شانہ کلام پاک اپنے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

شمارہ ۷۴۸۱۔ شکستہ مائل بہ نستعلیق، عبد المجید، چودھویں صدی ہجری، مجموعۂ رسائل میں، ص ۱۷۹ - ۱۸۶۔

۱۱۔ تفسیر "ولقد کرمنا بنی آدم ۔۔۔"

مفسر نامعلوم۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آیہ ۷۰ کی تفسیر ہے۔

آغاز: ولقد کرمنا۔۔۔ البتہ بزرگی دی ہم نے بنی آدم کو۔

شمارہ ۱۴۸۱۷ - نستعلیق، عبدالمجید، چودھویں صدی ہجری، مجموعہ رسائل

ہیں، ص ۱۹۲ - ۱۹۷ -

مجہول الاسم تفسیریں

مندرجہ ذیل نسخے اول و آخر سے ناقص ہیں اس لیے تفسیر یا مفسّر کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔ ہم نے ہر نسخے سے تفسیر کا نمونہ دے دیا ہے تاکہ محققین معروف تفسیروں کے ساتھ ان کا مقابلہ کر کے کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔

۱۲- پہلا نسخہ

مفسّر شیعی مذہب کا ہے۔ نسخے کے اختتام پر یہ یادداشت موجود ہے:

درعرصہ یک سال دہ جزءِ قرآن تفسیر نوشتہ ام۔

نسخے کے اوراق منتشر ہیں اور موجودہ ترتیب کے مطابق پہلے ورق پر سورۂ انفال کی اٹھائیسویں آیت کی تفسیر درج ہے اور آخری ورق پر سورۂ توبہ کی آیہ ۹۳ کی تفسیر موجود ہے۔

تفسیر کا نمونہ

واللہ ذوالفضل العظیم (انفال ۲۹) اور خدای تعالیٰ صاحبِ فضل بزرگ ہے جو جس وقت کہ رسولِ خدا کو ہجرت کا حکم ہوا تھا جو حضرت رسولِ خدا نے اصحابوں کے تئیں تفریق سے مدینہ میں بھجواتے، سوائے حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کے کوئی شخص حضرت رسالت پناہ کے پاس باقی نہ رہا تھا۔

شمارہ ۷۸۴۶ - نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۱۱۰ ص -

۱۳- دوسرا نسخہ

اس میں سورہ عصر، ھمزہ، فیل، قریش اور جن کی تفسیر درج ہے۔

آغاز: والعصر۔ قسم ہے عصر کی۔ بعض نے عصر سے عام زمانہ مراد لیا ہے اور اس میں آدمی کی عمر بھی درج ہے اور وہ ایک قیمتی چیز ہے اور دینی و دنیاوی لذت کے حاصل کرنے کا راس المال ہے۔ مگر اس عمر میں ایک عیب بڑا بھاری یہ ہے کہ خود بخود کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ سو اگر اعتقاد حقہ اور اعمال صالحہ کے حاصل کرنے میں صرف ہو تو یہی ایک ابدی خزانہ ہو جاتا ہے اور اگر اس کی قدر کچھ نہ کی تو اس میں ظاہر خسارت ہے۔

شمارہ ۱۳۳۲۔ نستعلیق چودھویں صدی ہجری، ۵۴ ص۔

۱۴- تیسرا نسخہ

سورۃ فاتحہ، بقرہ، آل عمران اور اس کے بعد سورۃ حجرات سے سورۃ حشر تک تفسیر ہے۔

آغاز: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نعمت دینے والا۔ الحمد للہ رب العالمین: سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب سارے جہان کا۔

شمارہ ۶۶۸۱۔ عمدہ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۲۸۰ ص۔

تجوید و قرأت

۱۵- البیان الجزیل للترتیل

از مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی۔ کتاب کا نام تاریخی ہے یعنی یہ ۱۲۷۵ھ میں تصنیف کی گئی۔ یہ وہ زمانہ ہے جب مصنف جزیرۃ انڈمن میں سزا کاٹ رہے تھے۔ وہیں جزیرہ کے ڈاکٹر حکیم کریم بخش کی فرمائش پر حافظے کی مدد سے فن قراءت پر بیس رسائل لکھ ڈالے۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے

یہ کتاب چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

۱- تفخیم اور ترقیق

۲- نونِ ساکن

۳- مدّ

۴- وقف وصل

خاتمہ: فوائد متفرقہ

آغاز: (حمد وصلوٰۃ کے بعد)۔ فرمایا جناب رسول اللہ نے خیرکم من تعلّم القرآن وعلمہ۔

یہ رسالہ مصنف کے دیگر بیس رسائل کے ساتھ ۱۳۰۳ھ میں مطبع مصطفائی

لاہور سے چھپ چکا ہے (قاموس الکتب ۱: ۱۴۲ میں غالباً کاتب کی غلطی سے کتاب کا نام "البیان الجزیل للتنزیل" درج ہوگیا ہے۔ کیوں کہ اس مادے سے ۷۳۲ عدد برآمد ہوتے ہیں)

شمارہ ۶۱۵۰۔ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، مجموعۂ رسائل میں، ص ۲۔۲۵۔

۱۶۔ ترجمہ و شرح زینت القاری

فارسی زبان میں "زینت القاری" عنوان سے تین علیحدہ علیحدہ تصانیف موجود ہیں (مشترک ۱: ۱۱۹۰۔۱۲۰۰)۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ کس تصنیف کا ترجمہ و شرح ہے۔

ترجمہ و شرح از خاکسار علی جونپوری مشہور بہ کرامت علی۔ شارح نے آخری تین فصلوں کا اضافہ اپنی طرف سے کیا ہے۔ ترجمے میں بعض موقعوں پر قاری سید ابراہیم بن محمد مدنی سے بھی مدد لی گئی ہے۔

یہ رسالہ سترہ فصول پر مبنی ہے۔

۱۔ اظہار

۲۔ اخفا

۳۔ میم ساکن

۵۔ ادغام غنہ

۶۔ بغیر غنہ کے ادغام

۷۔ ادغام مثلین

۸۔ متقاربین اور متجانسین کا ادغام

۹۔ "ر" کی تفخیم

۱۰۔ حروف کی صفات۔

آغاز: سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا۔

یہ ترجمہ ۱۲۸۵ھ میں مدراس سے چھپ چکا ہے (قاموس الکتب ۱: ۳۱۱، جائزہ ۱: ۳۸)۔

شمارہ ۶۱۵۰۔ پختہ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، مجموعۂ رسائل میں، ص ۴۳۔۸۹۔

۱۷۔ قرآن کا گہنا

از محمد عبدالرحمان۔ آبائی وطن سکندرہ راؤ ضلع علی گڑھ تھا۔ پھر برلہ ضلع علی گڑھ میں سکونت اختیار کر لی۔ یہ کتاب ۱۲ شعبان ۱۳۴۲ھ کو پنجاب کی مسلمان خواتین کو تجوید کی تعلیم دینے کے لیے اس وقت لکھی جب وہ نظام آباد (تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ) کے ایک بینک میں معتمد تھے۔

کتاب مندرجہ ذیل موضوعات پر مشتمل ہے۔

۱۔ تجوید کے چار قاعدے۔ (اظہار، اخفا، ابدال، ادغام)۔

۲۔ نونِ قطنی

۳۔ قلقلہ

۴۔ مدّ

۵۔ حروف مقطعات

۶۔ وقوفِ قرآن و رموزِ آیات

۷۔ حروفِ تہجی

۸۔ شمسی اور قمری حروف پڑھنے کی ترتیب۔

آغاز: حمد ہے اس خالقِ رحمان کو جس نے بالاتر کیا انسان کو۔۔۔

حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ پنجاب کی مستورات کو تجوید کے موافق کلام مجید تلاوت کرنا تو درکنار۔

شمارہ ۳۲۶۲۔ نستعلیق، بظاہر بخطِ مصنف، ۸ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ ۳۶ ص۔

۱۸۔ ہفت منزل (منظوم)

ترقیمہ میں ناظم کا نام "خلیفہ صاحب ساکن قصبہ ستورہ" لکھا ہے۔ یہ رسالہ حافظ محسن کی فرمائش پر منظوم ہوا۔ رسالے کا نام اس شعر میں آیا ہے۔

جو ہے فنی بلشوق شہرۂ عام
تو رکھا ہفت منزل اُس کا میں نام

نام کی مناسبت سے اس میں سات ابواب رکھے گئے ہیں۔

۱۔ حرفوں کا بیان
۲۔ حرفوں کی اقسام
۳۔ نقطے
۴۔ حرکات
۵۔ جزم، وقف، مدّ، شدّ۔
۶۔ آیات، رکوع اور سورتوں کی تعداد۔
۷۔ آدابِ قرآن

آغاز :

کیا حق نے ظہور مصطفائی
دکھائی ہم کو شانِ کبریائی

شمارہ ۸۲۹۸ - نستعلیق ، ۶ ذیقعدہ ۱۲۶۹ھ، ص ۳۱ -

احادیثِ نبوی ؐ

۱۹- احادیث الحبیب المتبرکہ

از عنایت احمد، شاہ عبدالعزیز دہلوی کے نواسے مولانا محمد اسحاق سے سند حدیث رکھتے ہیں ۔ یہ کتاب ۱۲۷۵ھ میں لکھی۔ کتاب کا نام تاریخی ہے۔

چالیس احادیث نبوی کا مجموعہ مع فوائد ضروریہ ہے۔

آغاز: الحمد للہ ... سب تعریف اللہ کو جو پالنے والا سارے جہان کا ہے درود و سلام اس کے رسول پر۔

۱۸۸۲ء میں لاہور سے شائع ہو چکی ہے۔ (قاموس الکتب ۱۱ > ۱۶)

شمارہ ۱۱۸۵۶۔ نستعلیق، شاید کاتب کا نام علی محمد ساکن سرمیدانی ضلع شیخوپورہ ہے، چودھویں صدی ہجری، ۱۸ ص۔

۲۰- جامع الترمذی پر تقریر

ابوعیسیٰ محمد ترمذی (۲۰۹ - ۲۷۹ھ) کی مرتبہ کتاب حدیث "جامع ترمذی" پر مولوی محمد تقی کی تقریر ہے جو غالباً مدرسۂ اسلامیہ دیوبند میں پڑھاتے تھے۔ یہ نسخہ دو جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد ابوابِ طہارت سے شروع ہوتی ہے اور

دوسری الواب الاطعمہ سے۔

آغاز: علم حدیث کا موضوع خود ذات بابرکات رسول صلعم وسلم ہے پس علم حدیث کیا ہے؟

شمارہ ۲۶۲۵ ۔ نستعلیق، محمد رضا جہلمی، ۲۶ محرم ۱۳۲۱ھ، بمقام مدرسہ اسلامیہ دیوبند، ۲۱۵+۹۲+۸ ص

۲۱ ۔ چہل حدیث

یہ احادیث شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۱۴ - ۱۱۷۶ھ) کی انتخاب اور جمع کردہ ہیں۔

آغاز: اما بعد - - - اے پرسچی تعریف اللہ کی اور درود محمد مصطفیٰ کے - پس یہ چالیس حدیثیں ہیں۔

شمارہ ۱۹۱۳۷ ۔ شکستہ، تیرھویں صدی ہجری، مجموعہ رسائل میں ص ۱ - ۱۹ -

۲۲ ۔ قیامت نامہ

از فیاض الحق ۔ محمد رضا کی درخواست پر ۱۲۵۶ھ میں مرتب ہوا ۔ دوزخ اور شفاعت نبوی ص کے بارے میں حدیثوں کا مجموعہ ہے۔

آغاز: الحمد للہ - - - ایک دن اس فقیر خاکسار فیاض الحق سے ایک دوست دیندار و باصدق و صفا محمد رضا نے کہا کہ اگر یہ۔

۱۸۹۲ء میں لکھنؤ سے چھپ چکا ہے (قاموس الکتب ۱: ۳۶۹)

شمارہ ۲۰۱۴ ۔ پختہ نستعلیق، حیدر خان ولد بہادر خان ساکن اکبرآباد،

چودھویں صدی ہجری، مجموعہ رسائل میں تیسرا رسالہ، ص ۲۵۳ - ۳۲۲ -

۲۳ - ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

ابوعبداللہ محمد خطیب تبریزی کی مشکوٰۃ کا معروف ترجمہ مرزا حیرت دہلوی کا ہے جو چار جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔ (قاموس الکتب ۱: ۱۵۷) زیرنظر ترجمے میں مترجم کا نام مذکور نہیں ہے۔ اس کا دہلوی کے ترجمے سے مقابلہ کیا جانا چاہیے۔

آغاز: سب تعریف اللہ کو ہے حمد کرتے ہیں ہم اس کی اور مدد چاہتے ہیں۔

شمارہ ۵۴۱۵ - نستعلیق، نسخے پر ۱۲۶۹ھ کی مہر ثبت ہے۔ ۲۳۰ ص ناقص الآخر، کتاب الایمان سے باب امامت نماز تک۔

۲۴ - وفق المؤمنین (منظوم)

از حسن

آغاز: حمد کے لائق ہے حق سبحانہ
سب سے ہے فائق تعالیٰ شانہ

شمارہ ۷۸۵۴ - پختہ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۱۲۷ ص، کرم خوردہ۔

عقائد و کلام

۲۵ - آخر گت (منظوم)

از محمد رمضان بن شیخ عبد العظیم ساکن مہم ضلع رہتک - ۱۱۸۳ھ / ۱۷۶۹ء میں پیدا ہوئے اور ۲۸ جمادی الاول ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۵ء میں شہادت پائی - تفصیلی حالات کے لیے ملاحظہ ہو:

ھادی ھریانہ از منظور الحق صدیقی، لاہور ۱۹۶۳ء، ص ۱۲۵-

کتاب کا نام تاریخی ہے اور اس سے سالِ تصنیف ۱۲۲۱ھ پیدا ہوتا ہے۔

عنوانات فارسی زبان میں ہیں - مابعد الموت حالات کا بیان ہے -

آغاز:

پہل حمد ہے پاک سبحان کی
بنائی ہے جس صورت انسان کی

۱۸۸۷ء میں طبع ہو چکی ہے - (قاموس الکتب ۱: ۵۴۳) شمارہ ۱۲۰۴ -

پختہ نستعلیق، حاجی عبد الرحیم ساکن نرور، ۲۲ شوال ۱۲۴۲ھ، مجموعۂ رسائل میں ص ۱ - ۲۳۸ -

۲۶- اثباتِ حیاتِ نبی

مصنف نامعلوم

آغاز: ہنوز ان تحریروں سے چنداں فراغت نہ ہوتی تھی۔ شمارہ ۴۸۱۷ - نستعلیق، عبدالمجید، چودھویں صدی ہجری، ص ۲۳۵ - ۲۳۸ -

۲۷- ادلۂ کاملہ

از محمود حسن دیوبندی (م) - مولوی محمد حسین لاہوری کے دس سوالات کے جوابات پر مبنی ہے۔

آغاز: الحمد لمد۔۔۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے احقر من بندہ محمود حسن دیوبندی۔

یہ رسالہ ۱۲۷۷ھ میں کانپور میں طبع ہوا (قاموس الکتب ۸۲۳۱)

شمارہ ۲۰۴۴ - شکستہ، تیرھویں صدی ہجری، ۳۲ ص - بظاہر مطبوعہ نسخے کی نقل معلوم ہوتی ہے۔

۲۸- اصباع الحق الصریح عن احکام المحدث الحسن و القبیح

از وکیل احمد سکندر پوری

ایک مقدمہ اور تین ابواب پر مشتمل ہے۔

مقدمہ: بدعت کی تعریف اور اس کی اقسام ہیں۔

ابواب:-

۱- ایرادات مخالفین کے جواب۔

۲- وہ آیات و احادیث جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ شارع نے

بدعتِ حسنہ کے احداث کی اجازت دی ہے۔

۳۔ وہ امور جن کو ایضاح الحق الصریح عن احکام المیت والضریح کے مصنف نے بدعت لکھا ہے اور واقعہ میں بدعت نہیں ہیں۔

آغاز: بے انتہا شکر خداوند عالم کو جس نے مجھے شرک وکفر کے مہلک طریقہ سے بچا کر۔

یہ کتاب مطبع منظہر العجائب مدراس سے چھپ چکی ہے (قاموس الکتب ۱: ۱۷۵، ۹۴۸)۔

شمارہ ۱۱۶۹۹۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۲۱۹ ص۔

۲۹۔ تائید المعین فی تقویۃ الدین

از یوسف علی علوی لکھنوی۔ مصنف نے بتایا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کا اشارۂ غیبی خواجہ معین الدین حسن چشتی کی طرف سے ہوا تھا۔

آغاز: الہ العالمین شکر تیری جناب پاک کوں کہ تو نے ہمارے تیئں اس قدر۔

شمارہ ۶۷۴۔ نستعلیق، بارھویں صدی ہجری، ۱۲۰ ص۔

۳۰۔ تحفۃ العوام

اس نام کی کئی کتابیں شیعہ مصنفین کی تصنیف کردہ ہیں اور چھپ چکی ہیں۔ (قاموس الکتب ۱: ۳۹۴ - ۴۱۱)۔ زیر بحث کتاب کا مصنف بھی شیعہ المذہب ہے مگر اس کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

یہ کتاب ۲۷ ابواب پر مشتمل ہے۔

۱۔ اصولِ دین

۲۔ نجاسات مطہرات

۳۔ نماز ہائے پنجگانہ۔۔۔

آغاز:

ہے سزاوارِ حمد وہ معبود
جس کی طاعت میں سب ہیں سربسجود

پس معلوم کیا جائے کہ ہر ایک بنی آدم۔

شمارہ ۶۷۷۷۔ نستعلیق، نسخہ میں ایک تاریخ ۱۲۳۷ھ درج ہے۔

مجموعۂ رسائل میں، ص ۱۶۔ ۱۹۰۔

۴۱۔ تقویتہ الایمان

از مولوی محمد اسماعیل (۱۱۹۳۔ ۱۲۴۱ھ)۔ یہ رسالہ ۱۲۳۵ھ اور یکم شوال ۱۲۳۶ھ کی درمیانی مدت میں لکھا۔ ایک مقدمہ اور پانچ فصلوں پر مشتمل ہے:

مقدمہ: توحید اور شرک کا بیان

فصلیں:۔

۱۔ مذمّت شرک و مدح توحید

۲۔ مذمّت اشراک فی العلم

۳۔ مذمّت اشراک فی التصرف

۴۔ مذمّت اشراک فی العبادہ

۵۔ مذمّت اشراک فی العادۃ

آغاز: الٰہی ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہم کو تو نے۔ تفصیل کے لیے

ملاحظہ ہو: جائزہ ۱۲۰۷۔ ۱۳۰۔

شمارہ ۲۴۸۵۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۱۴۴ ص۔

شمارہ ۲۸۰۰۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۱۰۸ ص۔

ردّ تقویۃ الایمان

دیکھیے حفظ المومنین۔

۳۲۔ ثبوت واجب الوجود

از منشی احمد شفیع وزیر آبادی۔ یہ رسالہ ۱۸۶۷ء میں ملحدوں کے ردّ میں لکھا۔

آغاز: (دیباچہ) محققان متین و مدققان حق بین۔

(متن): بس تعجب وافسوس کا مقام ہے۔

شمارہ ۵۲۴۶۔ خوبصورت نستعلیق، بخطِ مصنف، مصنف کے دیگر رسائل کے ساتھ، ص ۲۴۲۔ ۲۵۰۔

۳۳۔ ترجمہ حسنیہ

ہارون الرشید عباسی کے دربار میں منعقد ہونے والے ایک مناظرہ کی روداد ہے۔ یہ مناظرہ شیعی عقاید کے دفاع میں حسنیہ نامی کنیز اور علماء عصر کے درمیان ہوا تھا۔

اصل رسالہ عربی زبان میں ہے۔ اس کا فارسی ترجمہ ابراہیم استرابادی نے کیا۔ اس فارسی متن سے کئی اردو ترجمے ہوئے ہیں۔ ایک تو یہی زیربحث ترجمہ ہے جو میر نقد علی مشہور بہ غلام نبی بن میر محمود نے ۱۲۵۲ھ میں کیا۔

دوسرا منظوم ترجمہ "ایمان درپن" کے نام سے محمد علی الفت کا ہے جو ۱۱۷۷ھ میں ہوا اور اس کے قلمی نسخے انجمن ترقی اردو کراچی میں موجود ہیں۔ (انجمن ۱: ۵۲، ۴۳ ؛ ۲۴۷)۔

آغاز: تمام طرح کی تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے۔ ایسا اللہ کہ خالق ہے کل مخلوقات کا اور رازق ہے سب۔

شمارہ ۷۸۵۲ ؛ نستعلیق تیرھویں صدی ہجری، ۱۴۳ ص۔ ناقص الآخر۔

۳۴۔ حفظ المؤمنین = ردّ المنکرین (منظوم)

مولوی محمد اسماعیل کی تصنیف "تقویتہ الایمان" کا ردّ حاجی قاسم نے لکھا ہے۔

آغاز:

بعد حمدِ حق، درودِ مصطفیٰ، اصحاب وآل
دل کے کانو سے سنو تیرھویں صدی کی قیل وقال

شمارہ ۴۸۰۱۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، مجموعہ رسائل میں، ص ۱ - ۱۱۔

۳۵۔ خلاصۃ الشریفہ

مصنف نامعلوم۔ تفسیر اور عقائد پر مباحث ہیں۔

آغاز: سورہ فاتحہ۔ اس سورۃ کا نام اُمّ الکتاب بھی ہے۔ یعنی جو نسبت اُمّ کو ولد کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔

شمارہ ۱۰۴۰۔ عام نستعلیق، تقریباً ۱۳۲۷ھ، ۲۷۰ ص۔

۳۶- ردِّ بدعت

مصنف نامعلوم - سماجی مسائل کے بارے میں ترقی پسندانہ نظریات کے مطابق بحث کی گئی ہے۔

آغاز: سب خوبیاں اللہ ہی میں ہیں اور اللہ کی۔

شمارہ: ۲۰۰۲- نستعلیق، الف خان شیرپوری، ۱۲۶۲ھ، مجموعۂ رسائل میں ازص ۱۰۴-۱۱۵-

۳۷- سلک نور (منظوم)

از مولوی محمد اسماعیل (مصنف تقویۃ الایمان) - یہ رسالہ بھی بدعت اور شرک کے رد میں ہے- ۱۲۶۶ھ میں منظوم کیا۔

آغاز:

الٰہی تیرا نام کیا خوب ہے
کہ ہر جان کوں وہی مطلوب ہے

شمارہ ۳۷۶۶- پختہ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ص ۱۴۸-۱۶۴-
مطبوعہ نسخہ سے نقل کیا گیا ہے۔

طاعون کا مسئلہ

دیکھیے حصہ- طب، شمارہ ۷۷

۳۸- عدم فضیلت حضرت علی بر اصحاب ثلاثہ

مصنف نامعلوم - مگر قرآئن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ راولپنڈی کا رہنے والا تھا۔

مقدمہ میں لکھتا ہے کہ اسے اہلِ تشیع کی جانب سے ایک اشتہار ملا جس میں لکھا تھا کہ ایک شخص حضرت علیؓ کو رسول اللہ کے تمام صحابہ پر فضیلت دیتا ہے اور دوسرا اصحابِ اربعہ (حضرات ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم) کو مساوی سمجھتا ہے۔ علمائے دین اس مسئلے میں کیا کہتے ہیں۔ مصنف نے دوسرے شخص کے نظریہ کی تائید میں یہ رسالہ لکھا ہے۔

آغاز: اللھم و اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔۔۔ امابعد۔ واضح رہے کہ ایک نوٹس از جانب اہلِ تشیع مجھے ملا۔

شمارہ: ۹۲۶۷۔ شکستہ مائل نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۲۶ ص، ناقص الآخر۔

۳۹ - ترجمہ عقائد سنوسی

مترجم نامعلوم - خدا کی ذات و صفات کے بارے میں عقائد کا بیان ہے۔

شمارہ: ۷۴۸۷۔ نستعلیق، احمد علی خان، ذیقعدہ، ۱۳۰۲ھ، ۱۳۸ ص، ناقص الاول۔

۴۰ - فتاویٰ

امیر معاویہ پر لعن و سب کرنے، مدرسوں میں انگریزی زبان پڑھانے، شیعہ گروہ میں نکاح کرنے اور اثباتِ حیاتِ نبی کے موضوعات پر سُنّی نقطہ نظر سے فتاویٰ ہیں۔

آغاز: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کہ ایک شخص حضرت معاویہ کو۔

شمارہ ۱۸۱۴۷ - شکستہ مائل نستعلیق ، عبد المجید ، چودھویں صدی ہجری

از ص ۲۱۲ - ۲۶۴ -

۴۱ - مناقب حضرت علیؓ

از مولوی ابی سعید محمد حسین محدث دہلوی - مصنف نے اہل سنت کی روایات سے استفادہ کیا ہے -

شمارہ : ۶۰۰۶ - نستعلیق ، سید عبد اللہ بخاری حسینی ، ۲۰ ذی قعدہ ۱۳۰۵ھ ، ۸۲ ص ، ناقص الاول -

۴۲ - نصیحت المسلمین

از خرم علی بلہوری (م ۱۲۷۳ھ) - یہ کتاب ۱۲۳۸ھ میں تصنیف کی - مصنف مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمان جہالت کی وجہ سے شرک میں مبتلا ہو چکے ہیں اور یہ کتاب ان کو نصیحت اور ہدایت کے لیے لکھی گئی ہے - کتاب کے مضامین پانچ فصول پر مشتمل ہیں :-

۱ - شرک کی تعریف -

۲ - جو لوگ شرک کرتے ہیں ان کی حماقت کا بیان -

۳ - ایسے امور کے بیان میں جو خدا نے اپنی تعظیم کے لیے مختص کیے ہوتے ہیں اور کسی دوسرے کو سزاوار نہیں کہ وہ ان کا ارتکاب کرے -

۴ - شرک کی رسوم

۵ - شرک کی مذمت اور شرک کا مرتکب ہونے والے کی سزا

آغاز : سبحان اللہ کیا شان ہے تیری کہ بغیر مدد دوسرے کی اتنی بڑی (اتنے

بڑے) آسمان اور زمین کو کس خوبصورتی سے پیدا کیا۔

مصنف کے حالات اور اس رسالہ کے مطبوعہ اور مخطوطہ نسخوں کے لیے ملاحظہ ہو: جائزہ ۱: ۸۵-۹۷۔

۴۳- نورالہدی = نورالہدایہ (مثنوی)

از سید محمد حیات میسوری۔ ان کی کئی تصانیف موجود ہیں۔ (آصفیہ ۲: ۱۰۶۲ و ۳۶۵ اور قاموس ۱: ۲۵۴)

یہ مثنوی ۱۲۵۰ھ میں منظوم ہوئی۔ موت کے بارے میں مسائل ہیں۔ مثلاً قیامت، وقتِ سکرات، قبض روح، حالت سکرات، روح کا بدن سے خروج، تعزیت کرنا، جنازہ اٹھانا، آسمان سے آواز آنا، مردہ کا دفن کے بعد اپنے دوستوں سے خطاب، موت کا مردہ سے خطاب، قبر کا مردہ سے خطاب، منکر ونکیر کے سوال وجواب۔

انجمن ۱: ۱۲۴ میں اس مثنوی کا دوسرا مخطوطہ موجود ہے۔ نیز دیکھیے آصفیہ ۲: ۱۱۱، قاموس ۱: ۲۵۴۔

آغاز:

یا الہٰی! یا الہٰی! یا رحیم!
یا حکیمی! یا عکیمی! یا کریم!

شمارہ: ۸۵۰۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، محمد بہاء الدین، ۱۶ ص۔

شمارہ: ۲۵۹۹۔ نستعلیق، فضل الدین، ۲۵ ربیع الآخر ۱۲۷۹ھ، بمقام کوٹ امام بخش۔ تفسیر سورۂ یوسف از اشرف کے حاشیہ پر، ص ۱۹۰ - ۱۹۰۔

۴۴ - ولایتِ علی رض

از سید نظیر حسن سخا دہلوی بن مولوی محمد غضنفر علی خان بن نجف علی خان مخاطب بہ تاج العلماء۔

حضرت علی رض کے فضائل میں ہے۔ مصنف نے اسے ۱۶ جون ۱۹۰۹ء کو لکھنا شروع کیا اور چھ دن بعد ۲۱ جون کو ختم کیا۔

آغاز: مسلمانوں میں جہاں اور بہت سے خرخشے اور تنازعے ہیں وہاں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کے نسبت بھی ہیں۔

شمارہ: ۱۳۶۴۷ - نستعلیق، بخطِ مصنف، ۲۱ جون ۱۹۰۹ء، ۲۳۰ ص

اس کے بعد مصنف کا منظوم کلام ہے جو "دورِ جدید" نامی کتاب میں شائع ہو چکا ہے۔

اسلامی فقہ

۴۵- تجہیز و تکفین مسلمان

از محمد عمران بن محمد عفران رام پوری، مولوی سید محمد حیدر علی رام پوری کے کہنے پر ۱۲۱۲ھ میں یہ کتاب لکھی۔ کتاب کا نام تاریخی ہے۔ مگر آصفیہ ۲: ۱۰۵ کے مطابق یہ کتاب ۱۲۳۰ھ کے بعد تصنیف ہوئی۔ کتاب گیارہ فصول پر مبنی ہے۔

اسی مصنف کی ایک دوسری کتاب "تکمیل الایمان" کا ذکر آصفیہ ۲: ۱۳۳ میں ہوا ہے۔

آغاز: الحمد للہ... والازواج المطہرات امہات المؤمنین خلفاء الراشدین المہذبین۔

شمارہ: ۳۶۱۷۔ خام نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، مجموعہ رسائل میں از ص ۹۳ تا ۱۹۰۔

۴۶- تحفۂ مرزا

از محمد نصیر الدین ملقب بہ غلام مولا۔ یہ رسالہ حضرت مرزا سنگی کے حکم پر

لکھا۔ نماز کا ترجمہ اور روزہ اور نماز کے احکام پر مبنی ہے۔

آغاز : الحمد للہ ۔۔۔ امابعد بندۂ مسکین محمد نصیر الدین ملقب بہ غلام مولی۔

شمارہ : ۲۱۵۱ ۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، مجموعہ میں (ایک) تاریخ ۱۲۷۷ھ موجود ہے۔ از ص ۱۴۲ تا ۱۷۸۔

۴۷۔ تعلیم اسلامیہ = سرمایۂ آخرت

از محمد عبد الصمد خان میرٹھی۔ ۱۸۹۵ء کی تصنیف ہے۔ حضرت آدمؑ کی تخلیق وضو، غسل، نماز (جنازہ و عیدین)، دعا، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔

آغاز : الحمد للہ ۔۔۔ سب تعریف اس ذات پاک بے نیاز وحدہ لاشریک لہ کو زیب دیتا ہے۔

یہ کتاب ۱۹۵۴ء میں کراچی سے شائع ہو چکی ہے۔ (قاموس الکتب ۱: ۲۷۴)

شمارہ ۳۳۷۔ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۲۰۰ ص۔

۴۸۔ خلاصہ = کشف الخلاصہ (منظوم)

"خلاصۃ الفقہ" (فارسی) کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔

انجمن ۱: ۳۷۹ میں مصنف کا نام حافظ شجاع الدین اور انجمن ۲: ۷۸۷ میں حافظ شمس الدین برھانپوری لکھا ہے۔ قاموس الکتب ۱: ۲۵۷ میں فارسی متن کی اشاعت کا ذکر ہے وہاں اس کے مترجم کا نام شجاع الدین برہانپوری

لکھا گیا ہے۔

ترجمے کا نام اس طرح مذکور ہے:

اس رسالہ کا "خلاصہ" نام ہے
اس میں سب احکام دین اسلام ہے

(ص ۲)

ایک دوسرے مقام پر تاریخ ترجمہ کی نشان دہی کی گئی ہے:

ختم پر گزری تھی جو ہجرت سے سال
ہندی یہ "کشف الخلاصہ" سے نکال

اس مادہ سے ۱۲۴۱ھ بر آمد ہوتا ہے۔

توحید، رسالت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مسائل پر ۳۸۳ ابیات کی مثنوی ہے۔

آغاز:

سب ثنا ہے حضرت رحمان کو
جان و عقل و دیں دیا انسان کو
فضل سے اپنے ہمیں قرآن دیا
اس میں امر و نہی سب روشن کیا

شمارہ: ۸۳۹۷۔ نستعلیق، بارھویں صدی ہجری، ۳۰ ص۔ آخر سے ایک ورق گرا ہوا ہے۔

شمارہ: ۹۵۸۸۔ نستعلیق، امیر محمد بن قاضی محمد، ۱۵ رمضان ۱۲۹۹ھ ۱۶ ص۔

۴۹- راہِ نجات

از شاہ عبدالعزیز دہلوی۔ معروف رسالہ ہے

آغاز: الحمد للّٰہ علی نوالہ۔۔۔ اے عزیز و سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا۔

دیگر ملفوظات اور مطبوعہ نسخوں کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: آصفیہ ۲: ۹۵

قاموس الکتب ۱: ۴، ۲۷۔

شمارہ: ۶۱ ۳ ۷۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، مجموعۂ رسائل میں

از ص ۲ تا ۹۲۔

سرمایۂ آخرت، دیکھیے: تعلیم اسلامیہ

۵۰- عماد الصلوٰۃ

از مسیح الزمان مولوی نور محمد۔ ابتدا میں یہ عبارت موجود ہے:

" این نقشۂ نماز از فقیہہ مسیح الزمان نور محمد مرحوم حسبۃ اللّٰہ

برائے فواید برادران اہل ایمان بمشقت تمام تألیف نمود

عماد الصلوٰۃ نام نہادہ است۔"

نماز سے متعلق تمام مسائل (فرائض وسنن، مستحبات، و مکروہات وضو، تیمم، غسل)

کے بارے میں ہے۔

آغاز: این نقشۂ نماز۔۔۔ وضو میں یہ چار فرض ہیں۔ سر کے بال سے تھوڑے

تلے اور کان تک منہ دھونا۔

قاموس الکتب ۱: ۴۲۳ میں اس نام کی ایک کتاب کی طباعت کا ذکر ہے مگر

وہاں مصنف کا نام درج نہیں ہے۔

شمارہ : ۲۵۹۹۔ نستعلیق، فضل الدین ۲۹ صفر ۱۲۷۹ھ، تفسیر سورۃ یوسف از اشرف کے حاشیہ پر ص ۱ تا ۱۶۔

۵۱۔ فقہ

مصنف اور کتاب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ حنفی فقہ کے مطابق خلع، طلاق، کفارہ وغیرہ کے مسائل ہیں۔

شمارہ : ۵۸۳۸۔ نستعلیق، محمد عبد المجید ساکن پڑی حالو اردچکوڑہ، ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ/ ۶ دسمبر ۱۹۰۸ء، مجموعۂ رسائل میں از ص ۱۱۶ تا ۲۰۷۔

۵۲۔ فقہ

کتاب اور مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ زیر نظر نسخہ باب خلع سے شروع ہوتا ہے۔

آغاز : باب الخلع۔ جمہور کا یہ مذہب ہے کہ عدۃ مختلفہ اور عدۃ طلاق ایک ہے۔

شمارہ : ۷۳۸۳۔ نستعلیق، ذوالفقار علی، چودھویں صدی ہجری، مجموعۂ رسائل میں از ص ۱۹۱ تا ۳۰۵۔

۵۳۔ قریہ المصیطر

از قاضی عبد العزیز صدیقی ساکن موہڑہ داروغہ ضلع راولپنڈی۔ ۱۹۳۵ء میں تصنیف کی۔ کسی مفتی نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ موضع موہڑہ داروغہ میں جمعہ کی نماز کا انعقاد شرعی لحاظ سے جائز نہیں ہے۔ مصنف نے اس فتویٰ کا جواب

دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اس کے گاؤں میں نمازِ جمعہ کا انعقاد درست ہے

کتاب ایک مقدمہ، چھ فصول اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ: کتاب کے تالیف ہونے کا باعث۔

ابواب:-

۱۔ موھرطہ میں نمازِ جمعہ پڑھنے کے دلائل۔

۲۔ نمازِ جمعہ کے وجوب اور ادا کرنے کے بارے میں امام ابوحنیفہ کا نقطۂ نظر۔

۳۔ مذہب حنفیہ میں لفظ "مصر" کی تعریف۔

۴۔ "مصر" کی دیگر تعریفات۔

۵۔ تعصّب

۶۔ مجلہ النخول (۶ جون ۱۹۳۴ء) میں درج ایک مضمون کا جواب۔

خاتمہ: فتویٰ

آغاز: حمد و نعت۔ تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔ اور جمیع اقسام شکر اُسی رب العالمین کے واسطے مختص ہیں۔

شمارہ: ۴۲۷۴۔ نستعلیق، بخط مصنف، ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۵ء، ۳۲۴ ص۔

کشف الخلاصہ، دیکھیے: خلاصہ

۵۴۔ مسائلِ دینی

مصنف شیعہ المذہب ہے۔ مضامین کو "ثمر" عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے۔

ثمر:-

۳۔ سنت ہائے وضو۔

۲۲۔ مکروہاتِ وضو۔

۲۳۔ نماز ہدیۂ میّت۔

۲۴۔ نماز ۱۵ شعبان۔

۲۵۔ لیلۃ القدر۔

۲۶۔ ولادتِ بچگان۔

۳۱۔ زیارت النبی و فاطمہ زہرا۔

شمارہ: ۵۴۵۸۷۔ نستعلیق، ناقص الطرفین، تیرھویں صدی ہجری، ۶۸ص (جلد بندی کے وقت اوراق جا بجا ہو گئے ہیں)۔

۵۵۔ ترجمۂ نماز

نماز اور اس کے متعلقات کا نثر میں ترجمہ ہے۔

آغاز:

الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے
کہ ہماری زبان کو پاکی اپنے نام کی اور دل کو روشنی دے

شمارہ: ۹۶۵۹۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، مجموعۂ رسائل ہیں، ص ۲۲۷۔۲۹۶۔

۵۶۔ نماز کے مسائل

مصنف نامعلوم۔ "مسئلہ" عنوان کے تحت تاکید نماز، طہارت، پانی، فرض نماز اور نفل نمازوں وغیرہ کے مسائل ہیں۔

آغاز: اللہ کا رحم بنی آدم پر نہایت ہوا۔

شمارہ ۲۰۰۷ ۔ نستعلیق ، تیرھویں صدی ہجری ، مجموعۂ رسائل میں از ص ۲ تا ۳۲ ، ناقص آلآخر ۔

۵۷ ۔ مواعظ

مصنف نامعلوم ۔ اُس نے حنفی فقہاء و علماء کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے سال کے تمام جمعوں کی مناسبت سے خطبات ہیں ۔

شمارہ ۲۵۶۴ ۔ نستعلیق ، چودھویں صدی ہجری ، ناقص الاول والآخر ۔ ۵۲۲ ص ۔

۵۸ ۔ وعظ

مصنف نامعلوم ۔ اصلاح احوال کے لیے وعظ ہے ۔

آغاز : الحمد للہ وکفی وسلام ۔۔۔ اما بعد یہ ایک واعظ ہے جو مجمع عام میں بیان کیا گیا اور ایک خاص ضرورت سے لکھا گیا ۔

شمارہ ۵۷۵۳ ۔ نستعلیق خفی ، چودھویں صدی ہجری ، ۵۶ ص ۔

مسیحی عقائد

۵۹ - تفسیر خطوط مقدس یوحنّا

متن پادری ایچ بیکنہم والش (بنگلور) کا ہے اور ترجمہ پادری جے سی چیٹرجی (دہلی) نے کیا ہے۔

آغاز: دیباچہ۔ پہلا خطبہ۔ مکتوب الیہ۔ یہ امر عنقریب تحقیقی طور پر ثابت ہے کہ مقدس یوحنا نے اپنی زندگی کے آخر(ی) سال۔

شمارہ: ۵۲۱۵۔ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۱۸۷ص۔

۶۰ - رسولی زمانہ میں کلیسائیں اور دینی تعلیم

متن ڈاکٹر داٹس کا ہے جس کا اردو ترجمہ ایل جیریمی وزیر آبادی نے ۱۹۱۴ء میں کیا۔ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے:۔

۱۔ کلیسا اور دینی تعلیم کی ابتدا۔

۲۔ یروشلم میں پہلے بارہ سال۔

۳۔ دینی تعیم میں ترقی۔

۴۔ عیسائی مذہب کی ترویج۔

۵- شریعت اور انجیل مقدس کی خوش خبری۔

۶- عیسائی مذہب کی شگفتگی۔

۷- وصلِ اسرائیل

۸- عیسائی مذہب کی ژولیدگیاں اور بدعت۔

۹- یوحنا کی خدمات اور پیغام۔

۱۰- اناجیل اور کلیسا

آغاز: پہلا باب۔۔۔مضمون جو مد نظر ہے یعنی رسولی زمانہ میں مسیحی مذہب کی شگفتگی، رسولی کلیسا سے بہت اختلاف رکھتی ہے۔

شمارہ: ۱۷۷۶- خوب صورت نستعلیق، ۴۸۲ ص۔

سوال وجواب عیسوی ومحمدی، دیکھیے: گوڈوین

۶۱- گوڈوین = سوال وجواب عیسوی ومحمدی

از محمد ہادی ہندوستانی۔ جو تقریباً ۱۲۵۷ھ میں بقید حیات تھا۔ یہ کتاب عیسائی عقائد کی تردید میں ہے۔ مصنف نے "سوال عیسوی" اور "جواب محمدی" عنوان قائم کر کے مضامین لکھے ہیں۔ مصنف نے کتاب کے خاتمے پر لکھا ہے کہ فرنگیوں کے ہاتھوں ہندوستان اور بنگال کے استعمار کی وجہ سے مسیحی مبلغوں کی سرگرمیاں پورے عروج پر پہنچ چکی ہیں اور اسلام کمزور ہو گیا ہے، ایسے حالات میں اس قسم کی کتاب کا لکھا جانا ضروری تھا۔

کتاب کا نام "گوڈوین" کتاب کے خاتمے پر آیا ہے۔ قاموس الکتب ۱: ۸۲۲ میں محمد ہادی کی مندرجہ ذیل کتابوں کے نام درج ہیں:

رسالہ سوال وجواب عیسائی ومحمدی۔

ردّ نصاریٰ۔

سوالات گڈوین۔

آغاز: تمام حمد وثنا ازل سے ابد تک اللہ ہی کو ہے کہ پالنے والا جمیع عالم کا اور بخشنے والا جمیع نعم کا ہے۔

شمارہ: ۳۰۲۳۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۶۲ ص۔

تصوّف

۶۲۔ شرح مثنوی معنوی

مولانا رومی کی مثنوی کی مختصر اور سادہ شرح ہے۔ شارح کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

آغاز: بشنو از نی چون حکایت می کند۔۔۔ چونکہ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ درباب وجد و سماع برشتہ۔ عشقِ الٰہی وشیفتہ۔ جمال باکمال محمدی تھے۔

شمارہ ۶،۲۴: ۶۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۲۸۸ ص۔

۶۳۔ انتخاب مجمع المقالات

"مجمع المقالات" شاہ صدرالدین محمد بن میراں شاہ عبد القادر کی تصنیف ہے۔ یہ بارھویں صدی ہجری کے بزرگ تھے اور ان کا مزار قبطی گوڑہ حیدرآباد (ہند) میں ہے۔ (انجمن ۲: ۲۸۶۔ نیز انجمن ۴: ۱۰۹۶، آصفیہ ۲: ۱۹۲۔ ۱۹۳، قاموس ۱: ۵۵۸، اسی مصنف کی دیگر کتب کا ذکر ہوا ہے)۔

انتخاب کرنے والے کا نام درج نہیں ہوا۔ خدا کی صفات کے حوالے

سے خدا کی پہچان کے موضوع پر رسالہ ہے۔

آغاز: الحمد للہ۔۔۔ یہ رسالہ مجمع المقالات سے انتخاب کیا ہوں۔ اول حق کی پہچان۔

شمارہ ۸۳۸۷۔ نستعلیق، ۱۲۶۶ھ (ثنکرے ۱۱۶۷ھ)، ۶ ص۔

۶۴۔ ترجمۂ مرقع کلیمی

مرقع کلیمی شاہ کلیم اللہ چشتی دہلوی (م ۱۱۴۲ھ) کی فارسی تصنیف ہے اور اوراد و اذکار پر مشتمل ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مرزا محمد بیگ دہلوی نے کیا ہے۔

شمارہ ۱۱۹۶۵۔ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، پہلا ورق افتادہ،

آغاز: فارغ ہو کر دس رکعت ظہر ادا کرے، ۶۹ ص۔

۶۵۔ ترجمۂ مفتاح فتوح الغیب

"فتوح الغیب" شیخ عبد القادر جیلانی کی عربی تصنیف ہے جس کی فارسی شرح "مفتاح فتوح الغیب" کے نام سے شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھی تھی۔ یہ اسی شرح کا اردو ترجمہ ہے جو خادم حسین عمر فریدی چشتی صابری بن مخدوم پیر ولایت شاہ لاہوری نے ۱۳۲۰ھ میں کیا ہے۔ زیرِ نظر نسخہ میں مقالہ ۶۱ تا ۸۰ کا ترجمہ ہے۔

آغاز: (مقالہ ۶۱): ورع اور تقویٰ اور ان کے تین مراتب کے بیان میں قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرمایا حضرت سید الکونین۔

شمارہ: ۵۷۸۲۔ نستعلیق، بقلم مترجم، ۱۳۲۰ھ، ۶۵۸ ص، خاتمہ پر

مترجم کے حالات، حلیۂ شیخ عبدالقادر جیلانی اور قادریہ وظائف درج ہیں۔

۶۷ - ملفوظات غلام نبی للّٰہی

حضرت غلام نبی للّٰہی نقشبندی (۱۲۳۴ - ۱۳۰۶ھ) کے ملفوظات جو مولوی محمد حسن کمر تھوری نے تاریخ وار جمع کیے ہیں۔ کئی بار چھپ چکے ہیں۔

شمارہ: ۴۴۵۶۔ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۱۵۶ ص، پہلا ورق اور آخر میں چند ورق نہیں ہیں۔ موجودہ حصہ میں ۱ محرم ۱۳۰۰ھ سے لے کر ۱۵ رجب ۱۳۰۰ھ تک کے ملفوظات درج ہیں۔

حساب

۶۷ - حساب

مصنف نامعلوم

آغاز : تنبیہ ۔ اس کتاب میں اختصار کے لیے کئی علامتیں مقرر کیں ۔

شمارہ : ۲۵۹ ۔ نستعلیق ، مجموعہ رسائل میں جس کی تاریخ کتابت ۱۲۷۹ھ ہے ۔ از ص ۲۲۶ تا ۲۶۵ ۔

۶۸ - حساب

مصنف نامعلوم

آغاز : نقطہ وہ ہے جس کی مقدار نہ ہو ۔

شمارہ : ۳۴۸۳ ۔ نستعلیقِ خوش ، چودھویں صدی ہجری ، ۵ ص ، نامکمل ۔

۶۹ - حساب کا علم

مصنف نامعلوم ۔ ریاضی کے چار اصلی عملوں (جمع ، تفریق ، ضرب ، تقسیم)

کسری اعداد، تناسب اور لوگارتھم کے بارے میں ہے۔

آغاز: حساب کا علم۔ اعداد۔ حساب وہ علم ہے کہ جس سے مجہول عددوں۔

شمارہ: ۹۱۷۔ پختہ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۲۷ ص۔

۷۰۔ مبادی الحساب

نسخے کے سرورق پر درج عبارت کے مطابق یہ کتاب پہلے آگرہ میں چھپی تھی اور اغلاط و اسقام سے پُر تھی۔ زیرِ نظر متن مولوی سید برکت علی مدرسِ اوّل مدرسہ۔ تعلیم المتعلمین لاہور نے پنجاب کے مدارس کے طلبا کے استفادے کے لیے تصحیح کیا اور اس پر اضافے بھی کیے۔ یہ تصحیح شدہ متن ۱۸۵۷ء میں شائع ہوا۔

آغاز: علم حساب میں اوّل عددوں کی صورت اور طاقت پہچاننا ضروری ہے۔

شمارہ: ۱۲۰۳۸۔ نستعلیق، حسن محمد قاضی ساکن چک کھوکھراں تحصیل ظفر وال حال مقیم بھاگیاں تحصیل رعیہ، ضلع امرتسر، ۳۰ رمضان ۱۲۷۷ھ ۱۰۴ ص۔

رمل

۱۷۔ ترجمہ سرخاب الرمل

(خیر الرمل یا) سرخاب الرمل کا فارسی متن خیر الدین سرخاب کی تصنیف ہے۔ جو شاہ عالم ثانی کا معاصر تھا۔ مترجم نامعلوم۔ مندرجہ ذیل فصول پر مبنی ہے۔

احکام قبض الداخل

احکام قبض الخارج

احکام جماعت

احکام عقلہ

احکام انکیس

احکام حمرہ

احکام بیاض

احکام نصرت الخارج

احکام نصرت الداخل

احکام عتبۃ الخارج

احکام نفی الخلد

احکام عتبۃ الداخل

احکام اجتماع

احکام طریق

آغاز : لحیان خانہ اول میں دلیل ہے اوپر صحت وسلامتی سائل کے اور سعادت نفس کے اور پانا مقصد ومراد کا بزرگوں سے۔

شمارہ : ۴۶۱۱ : نستعلیق ، چودھویں صدی ہجری ، ۵۴ ص۔

کیمیا

۷۲ - اکثیر صمدیہ

از دین محمد بن قاضی عبد الرحیم کانی جعفر آباد ساکن تحصیل رعیہ ضلع امرتسر۔ اپنے دوست مولوی حسن محمد بن بہادر علی ساکن چک کھوکھر تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ جو چالیس سال سے موضع بھاگیاں تحصیل رعیہ میں رہائش پذیر تھے، کی فرمائش پر تصنیف کی۔ بعد میں حسن محمد مذکور نے بھی اس پر کئی اضافے کیے۔

پانچ ابواب میں کشتے بنانے کی ترکیبیں ہیں۔ مصنف نے فارسی اور اردو ملی جلی زبان استعمال کی ہے۔ ابواب کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

۱۔ کشتہ جات فلزات

۲۔ احتراق قسم پروازندہ

۳۔ کشتہ جات مرکبہ

۴۔ مصطلحات ھریک کشتہ جات

۵۔ نسخہ جات عملیہ برای ھر مرض

آغاز: الحمد للہ الملک العلیم الحکیم الذی جعل لکل داء دواء جعل

فی النباتات ۔

شمارہ : ۱۱۸۱۳ ۔ نستعلیق ، حسن محمد مذکور ، ۱۰ کاتک ۱۹۵۵ بکرمی

۱۷۴ ص ۔

۷۳ ۔ زراعت کیمیائی

از منشی احمد شفیع وزیر آبادی ۔ جن کے کئی رسائل کا ذکر اس فہرست میں ہوا ہے

جدید زراعت اور کھادوں کے استعمال کے بارے میں ہے ۔

آغاز : گشت سخن کے سرسبز کرنے والوں کی

شمارہ : ۵۲۴۶ ۔ نستعلیق خوش ، بخط مصنف ، تقریباً ۱۸۷۴ء ، ص

۲۵۲ تا ۲۶۲ ۔

۷۴ ۔ کیمیا کی درسی کتاب

مصنف نامعلوم ۔ ہائیڈروجن ، آکسیجن ، نائیٹروجن ، کاربن ، ڈائمنڈ (الماس)

شعلہ وغیرہ کے بارے میں معلومات ہیں ۔

آغاز : بیان ہیدروجن کا ۔ یہ مفرد بشکل ہوائی ہے نشان H اور مقدار

اتصال (۱) ہے ۔

شمارہ : ۵۷۹۸ ۔ نستعلیق ، چودھویں صدی ہجری ، ۲۵۸ ص ۔

طبّ

۷۵ - تبرید احمدی

از منشی احمد شفیع وزیر آبادی - یورپی کتابوں سے ماخوذ ماکولات اور مشروبات کے بارے میں معلومات ہیں۔

آغاز: مخفی نہ رہے کہ اگرچہ مثل قرابادین کے اس میں نئی ترکیبیں نہیں۔

شمارہ: ۵۲۴۶ - عمدہ نستعلیق، بخط مصنف، تقریباً ۱۸۷۴ء، ص ۲ تا ۴۹ -

۷۶ - سرجری

از بابو برج لعل - انگریزی اور اردو عنوانات کے تحت جراحت کے بارے میں معلومات ہیں۔ کچھ عنوانات یہ ہیں:

ہاتی پریمیا، ری۔ پی۔ آر، سوزش، درد، تبدلاتِ سوزشِ خون، کاز یعنی سببِ انفلامیشن، اکیوٹ انفلامیشن۔

آغاز: بعد حمد و ثنای خداوند عز و جل کہ جس نے دریاتے سخن کو اپنے ابر کرم سے گوہر معنی بخشا۔

شمارہ : ۳۰۲۴ ۔ شکستہ ، عبدالجبار خان ، ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ، ۳۰ ص ۔

۷۷ ۔ طاعون کا مسئلہ

طاعون کے بارے میں احادیث نبوی کی تشریح کی گئی ہے ، اور طاعون والے مقام میں داخل ہونے اور وہاں سے نکلنے کے بارے میں احکام ہیں ۔ مصنف نے یہ احکام عنوان "وجہ" کے تحت لکھے ہیں ۔

شمارہ : ۴۰۳۴ ۔ نستعلیق ، چودھویں صدی ہجری ، ناقص الطرفین ، ۴۶ ص ۔

طبّ

طب پر نامعلوم الاسم کتابوں کے تین نسخے حسب ذیل ہیں :

۷۸ ۔ پہلا نسخہ

امراض کے معالجہ کے بارے میں یونانی طب کی بنیاد پر متفرق یادداشتیں ہیں ۔

آغاز : برائے خارش ۔ مکھن ، گھی یا ویزلین میں ملا کر کیا جائے خارش میں تین دفعہ کار بالک یا نیم کے صابن سے دھو کر ملیں ۔

شمارہ : ۷۹۶۵ ۔ نستعلیق ، چودھویں صدی ہجری ، ۱۵۴ ص ۔

۷۹ - دوسرا نسخہ

یورپی طب پر مبنی ہے۔ ابتدا میں ڈاکٹر مراد علی کا نام بطور مصنف لکھا گیا ہے۔

شمارہ : ۷۸۳۶۔ شکستہ آمیز نستعلیق، ۷۶ ص، کسی ضخیم کتاب کا حصہ ہے جس کے ۵۶۶ سے زائد صفحات تھے۔

۸۰ - تیسرا نسخہ

کتاب ابواب پر مشتمل ہے۔ اور ہر باب مزید چند فصول پر مبنی ہے۔ دوسرا باب آنکھوں کے امراض کے بارے میں ہے۔ اس کے بعد سینہ، دل اور معدہ کے امراض کا بیان ہے۔

شمارہ : ۵۵۰۰۔ معمولی نسخ، چودھویں صدی ہجری، مجموعہ رسائل میں ص ۲۵۳ تا ۳۰۶۔

۸۱ - طبِّ نبویؐ

احادیث نبویؐ کے مطابق امراض کے معالجہ اور ادویہ کے فوائد کا بیان ہے۔

آغاز : الحمد للہ الذی ھو یطعمنی۔۔۔ جاننا چاہیے بعد صلوٰۃ کے یہ بات کہ اللہ۔۔۔ صاحب نے انسان کو پیدا کیا ہے۔

شمارہ : ۲۵۹۹۔ نستعلیق، فضل الدین ولد محکم الدین، ۱۷ ربیع الاول ۱۲۷۹ھ، بمقام کوٹ امام بخش، تفسیر سورۃ یوسف از اشرف کے حاشیہ پر، ص ۱۸ تا ۱۰۲۔

۸۲ - فوائدِ طبیّہ

معنف نامعلوم - چار مقالات پر مشتمل ہے :-

۱- کیفیات اربعہ کی علامات ۔

۲- عورتوں کے ہاں ولادت اور اسہال ۔

۳- بچوں کے امراض ۔

۴- قواعد کلیّہ - خاتمہ : اشیائے ہندی کے طبائع اور خواص ہر مقالہ میں چند فصلیں ہیں ۔

آغاز : مقدمہ - فائدہ علم طب کا معدوم تھا۔ سب سے پہلے حکیم بقراط۔

شمارہ : ۵۵۰۰ : نسخ، تیرھویں صدی ہجری، رسائل کے مجموعہ میں، ص ۳۰۶ - ۲۵۴، صفحہ ۲۵۲ تا ۳۰۶ بھی طبّی مضامین ہیں، واضح نہیں ہو سکا کہ آیا زیر بحث نسخے کا حصہ ہیں یا کسی اور کتاب کا۔

۸۳ - کوک شاستر = لذّت النساء

اس موضوع پر بیشتر کتابوں کا مأخذ کوکا پنڈت کا سنسکرت رسالہ ہے ۔ جس سے ہندی، فارسی اور اردو تراجم ہوئے ۔ (ملاحظہ ہو : جائزہ ۱ : ۱۲۳۳ "بہار عیش"۔ مشترک ۱ : ۴۰۷ تا ۷۰۶) ۔ زیر نظر رسالہ بھی اسی نوعیت کا ہے اور یہ آٹھ الواب پر مشتمل ہے :-

۱- عورتوں کی قسموں کو جاننے میں ۔

۲- مباشرت کے اوقات پہچاننے میں ۔

۳- عورت کی شہوت پہچاننے میں ۔

۴۔ عورتوں کے مزاج جاننے میں۔

۵۔ -----

۶۔ جماع کے طریقوں میں۔

۷۔ عورتوں کے انزال میں۔

۸۔ عورتوں کے فریفتہ کرنے میں۔

اس کے بعد جنسی امراض سے متعلق ادویات کا ذکر ہوا ہے۔

آغاز:

کروں پہلے توحید پروردگار

ازاں بعد نعتِ رسولِ کبار

... امابعد یہ کتاب پہلے سنسکرت زبان میں تھی اس کی تالیف کرنے والے کا نام کوکا پنڈت تھا۔

شمارہ: ۱۰۹۵۸۔ نستعلیق، احمد حسین، تیرھویں صدی ہجری، ص ۱۔۳۱۔ ۶۱۔

۸۴۔ نبض

یوسفی ہروی (م ۹۵۰ھ) کے فارسی رسالہ "دلائل النبض" کا ترجمہ ہے۔ مترجم کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

آغاز: حمد و ثنا کی لائق وہ خالق ذی شان ہے جس کے قبضہ میں عالم تمام۔

شمارہ: ۵۵۰۰۔ نسخ، چودھویں صدی ہجری، مجموعۃ رسائل میں، ص ۳۰۵ تا ۳۲۴، ناقص الآخر، بوسیدہ۔

نفسیات

۸۵ - حافظۂ احمدی

از احمد شفیع وزیر آبادی۔ مصنف نے یورپی کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہ کتاب ۱۲۸۷ھ میں تصنیف ہوئی جیسا کہ کتاب کے اختتام پر مادہ تاریخ "عجیب حافظۂ احمدی مکمل ہے" سے ظاہر ہے۔

کتاب کئی ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ ابواب قوت حافظہ، حافظہ پر اثر انداز ہونے والی بیماریوں اور حافظہ کی قوت کی پرورش کے بارے میں ہے۔

آغاز: حمد حافظِ لوح محفوظ کی جب اس نے بلا استحقاق سابقہ کے انسان نسیان الاصل کو خلق الانسان علیٰ صورتہ

شمارہ: ۵۲۴۶ - عمدہ نستعلیق، بخط مصنف، از ص ۵۱ - ۲۰۶۔

۸۶ - عمدہ حافظہ کا راز

مصنف نامعلوم - تین ابواب پر مشتمل ہے :۔

۱۔ حافظہ کیا ہے اور کیسے کام کرتا ہے۔

۲۔ افکار حاصل کرنا اور انہیں فکر میں محفوظ رکھنا۔

۳- بیانات، ہندسے، شکلیں، اشخاص، مقامات اور اشیاء کو یاد رکھنے کے طریقے۔

آغاز: باب اول۔ حافظہ کیا ہے اور کیوں کر کام کرتا ہے۔ ہم یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ جس وقت کسی کو دیکھنے، سننے، محسوس کرنے یا خیال کرنے۔

شمار: ۳۴۳۳۴۔ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۱۳۵ ص۔

تعلیم و تربیت

۸۷ - آئینہ تربیت اولاد

از محمد عبدالرحمان ساکن قصبہ سکندرہ راو ضلع علی گڑھ، ۱۳۳۲ھ۔

آغاز: حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ اگلے زمانے میں۔

شمارہ: ۳۷۷۹ - نستعلیق، بخط مصنف ۱۳۳۲ھ، ۴۶ ص۔

۸۸ - اخلاق سیفی

از نادر علی شاہ سیفی لاہوری بن میر سیف علی شاہ۔ یہ کتاب ۱۳۱۸ھ کے لگ بھگ تصنیف ہوتی۔ کتاب کا اصل نام کچھ اور ہے جو مٹا دیا گیا ہے ہم نے مصنف کے نام کی نسبت سے اس کا نام "اخلاق سیفی" لکھا ہے۔

اس کتاب کی بنیاد منشی کنہیا لال کی کتاب "بھاگ بھری" پر ہے اور منشی کنہیا لال کی کتاب کا مآخذ "اخلاق ناصری" ہے۔

بچوں کی تربیت اور اخلاق سے متعلق مباحث ہیں۔ مصنف نے "اصول"، "تشریح"، "راستے" اور "نصیحت" عنوان قائم کر کے ۷ مضامین لکھے ہیں۔

آغاز: حمد خالق ذوالمنن کامل طور پر کون ادا کر سکتا ہے، مگر احسان یہ رکھنے والے کا فرض ہے۔

شمارہ: ۱۲۷۔ نستعلیق، تقریباً ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ، ۵۰ ص، شروع میں اسی مصنف کا ایک مقالہ بھی ہے۔

۸۹- تعلیم و تربیت

از احمد الدین ساکن گوجرخاں ضلع راولپنڈی، ۱۹۱۹ء میں مصنف نے ہائی سکولوں کے اساتذہ کے تربیتی کورس میں شرکت کی۔ اس دوران میں انہوں نے تعلیم کے مختلف طریقوں اور بتدیوں کی تعلیم کے بارے میں جو یادداشتیں لکھی تھیں یہ کتاب انہی پر مبنی ہے۔

آغاز: علم التعلیم کے عام طریقے۔ فن تعلیم وہ ہے جس سے یہ پتہ چلے کہ کوئی مضمون کس طرح پڑھایا جائے۔

شمارہ: ۲۷۹۴۔ نستعلیق، بخط مصنف، ۱۹۱۹ء، ۱۱۲ ص۔

۹۰- تعلیم و تربیت

از برہان الدین متعلم نارمل سکول راولپنڈی، ۸۸-۱۹۸۷ء میں مصنف تعلیم و تربیت کا کورس کر رہا تھا۔ یہ اسی زمانے کی یادداشتیں ہیں۔

شمارہ: ۴۱۹۳: عمدہ نستعلیق بخطِ مصنف، ۸۷-۱۹۸۸ء، ۵۶۳ ص۔

۹۱- رسالہ مطلوبہ انجمن ترقی خواہ مسلمانان ہند

از منشی احمد شفیع وزیر آبادی۔ رسالے میں اپنا مستعار نام "ترقی طلب"

استعمال کیا ہے اور کہا ہے کہ انجمن ترقی خواہ مسلمانان ہند کا سیکرٹری اس کا نام اچھی طرح جانتا ہے۔ یہ رسالہ ۲۲ اگست ۱۸۷۱ء میں لکھا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے راستے میں جو رکاوٹیں حائل تھیں ان کا چار ابواب میں جائزہ لیا گیا ہے:-

۱۔ سرکاری مدارس اور کالجوں کا جائزہ

۲۔ مسلمان دیہات اور قصبات کے اسکولوں میں کیوں کم تر پڑھتے ہیں؟

۳۔ قدیم علوم کا حصول کیوں کم ہو گیا ہے؟

۴۔ جدید علوم کیوں رائج نہیں ہوتے؟

آغاز: التماس۔ ارباب انجمن ترقی خواہ مسلمانان ہندوستان اور ناظرین والا شان کی خدمت فیض درجت میں یہ ہے کہ جو کچھ۔

۱۔ شمارہ ۲۴۰۸۷ نستعلیق، بخط ترقی طلب از مقام پنجاب، ۲۲ اگست ۱۸۷۱ء، ۱۶۳ ص۔

۲۔ شمارہ ۵۲۴۶۷: عمدہ نستعلیق، بخط مصنف، تقریباً ۱۸۷۴ء، از ص ۲۷۹ تا ۲۹۴، ناقص الآخر۔

قواعدِ زبان

۹۲ - ابتدار الصرف

مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا - وہ احمد سہسوانی کی اولاد میں سے ہے - یہ رسالہ اپنے بھائی سید نذیر احمد کے لیے لکھا۔

آغاز : بعد حمد و صلات کے یہ چند قواعد علم صرف کے مبتدی کو پہلے یاد کر۔

شمارہ : ۶۴۳۹ - عام نستعلیق، بمقام بکسر، چودھویں صدی ہجری، رسائل میں از ص ۱۷ تا ۶۷۔

۹۳ - اردو قواعد

شمارہ : ۷۸۵۱ - نستعلیق، ۸ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ، اس نسخہ میں دو ناقص رسائل ہیں۔ ایک صفحہ ۱ تا ۳۶ اور دوسرا صفحہ ۳۸ تا ۶۶ - دوسرا رسالہ اس کتاب کے چوتھے باب پر مشتمل ہے جس کی پانچ فصول ہیں :۔

۱- سخن اور اسم کی بحث میں۔

۲- فعل کی بحث۔

۳- حرف کی بحث -

۹۴- چار دانش

فارسی سے اردو میں قواعد زبان کا نثر میں رسالہ ہے - مصنف کا نام غالباً جمال الدین ہے - یہ رسالہ اس نے اپنے چھوٹے لڑکے کے لیے لکھا جیسا کہ مقدمے میں موجود مندرجہ ذیل اشعار سے پتہ چلتا ہے -

گوید این بندۂ فقیر حقیر
چار دانش زبر طفل صغیر
عمر او سال صد و پنج بُوَد ؟
در عمل ، علم ہمچو گنج بُوَد
یا الٰہی بشرفِ روح این
بہرہ ور کن بآن جمال الدین

آغاز :

بعد حمد خدا صلوٰۃ رسول
نیز بر آلِ آن رسول قبول

شمارہ : ۱۱۰۵۷ - نستعلیق ، تیرھویں صدی ہجری ، متفرق اوراق -

۹۵- عربی قواعد

مصنف نامعلوم - چند ابواب پر مشتمل ہے -

شمارہ : ۷۵۹۸ - نسخ ، چودھویں صدی ہجری ، ۴۴ ص ، ناقص الاول -

۹۶ - قاعدۂ بغدادی

اردو حروف کی تعلیم کے لیے سولہ قواعد بیان ہوئے ہیں۔

آغاز: الحمد للہ ۔۔۔ نقل ہے کہ بغداد کے بادشاہ کا ایک بیٹا تھا کہ بہت معلم اسے برسوں پڑھا چکے تھے۔

شمارہ: ۱۱۸۵۸۔ نستعلیق، ۱۹۱۰ بکرمی، ۱۲ ص۔

۹۷ - قانونچہ کھیوالی

عربی زبان کے پنجابی اور اردو زبان میں قواعد ہیں۔

آغاز: قانون: ھکٹھا ہوناں دو علامتاں تانیث دا وچہ فعل دے مطلقاً منع ہے۔

شمارہ: ۱۲۲۶۔ عام نستعلیق، محمد عبدالمجید، ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۲۹ھ مجموعۂ رسائل میں از ص ۳۹ تا ۹۷۔

۹۸ - قواعد قاسمی = قوانین فارسی کا ترجمہ

فارسی کتاب "قوانین فارسی" کا اردو ترجمہ قاسم نوحی بالکنڈی نے کیا ہے۔ جو فارسی زبان کے صرف اور نحو کے قواعد پر مبنی رسالہ ہے۔ دوسرا نسخہ قومی عجائب گھر پاکستان کراچی میں موجود ہے (شمارہ مخطوطہ ۱۴۵ - ۱۹۶۵ء) اسی مترجم کی اردو تصنیف "دستور الہدایت" کا نسخہ آصفیہ ۱: ۴۴، ۳ میں متعارف ہوا ہے۔ وہاں مصنف کا نام قاسم نوحی بال کنڈی لکھا ہے۔

آغاز : شکر اللہ جل جلالہ و شانہ کا اور احسان کر انسان کو قاعدہ دانی ہر زبان سے مشرف۔

شمارہ : ۲۸۸۷۔ شکستہ آمیز نستعلیق، غلام نبی ساکن حیدر آباد۔
۲۲ شعبان ۱۲۹۲ھ، ۴۲ ص۔

لُغت

لُغت

۹۹ - اُردو نصاب (منظوم)

شاعر نامعلوم - فارسی - اردو نصاب (لُغت) ہے -

آغاز : خدا - - - دوست یار -

خامہ قلم ، دوات مس -

شمارہ : ۳۲ - نستعلیق ، ملا امداد علی ، ۳ جمادی الثانی ۱۲۵۷ھ ،
ص ۵۵ - ۶۲ -

انشاء نویسی

۱۰۰۔ انشائے اُردو

مصنف نامعلوم

شمارہ: ۷۰۳۵۔ شکستہ، ۸۱ (۱۲۸۱ھ)، ناقص الاول، ۳۶ ص۔

۱۰۱۔ انشائے ہنر فروز

مصنف نامعلوم۔ چونکہ یہ نسخہ "انشائے معشوقہ" اور "تعلیم نامہ" کے ساتھ ہے اور یہ دونوں کتابیں غلام علی شاہ کوہاٹی کی تصنیف ہیں۔ اور تمام کتب ایک ہی قلم سے لکھی ہوتی ہیں۔ اس لیے قیاس کیا جاتا ہے کہ "انشائے ہنر فروز" بھی کوہاٹی ہی کی تصنیف ہوگی۔ کتاب کا سال تصنیف ۱۲۵۰ واضح ہے۔ انشا کے پندرھویں مکتوب میں برصغیر میں اردو زبان کی تدریس و تعلیم کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

آغاز: حضرت قبلہ گاہی صاحب فرزندی کے وسیلے شفقت و نوازش۔

شمارہ: ۲۱۱۳۔ نستعلیق۔ مجموعہ کی تاریخِ کتابت ۱۲۷۷ھ، مجموعہ میں

از ص ۱۱۲ تا ۱۴۳۔

۱۰۲- ترجمۂ رقعاتِ ابوالفضل

مترجم نامعلوم۔ انشائے ابوالفضل کے اس حصے کا ترجمہ ہے جو مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ اس حصہ میں اکبر بادشاہ کے وہ خطوط شامل ہیں جو اس نے دیار فرنگ کے دانش وروں کو لکھے تھے۔

آغاز: بے قیاس شکر اس بادشاہ حقیقی کی درگاہ کا نچھاور ہے۔

شمارہ: ۷۵۵۷۔ شکستہ مائل نستعلیق، عبداللہ ولد غلام دستگیر، تیرھویں صدی ہجری، مجموعۂ رسائل میں از ص ۱۶ تا ۲۶۔

۱۰۳- محبت نامہ

کسی لڑکی کا اپنے معشوق کے نام محبت نامہ ہے۔ جس میں سوز و گداز پایا جاتا ہے۔

شمارہ: ۲۱۲۶۔ نستعلیق، پنسل سے لکھا ہوا۔ مجموعۂ اوراق میں از ص ۲۵ تا ۴۸۔

بیاضیں اور روزنامچے

۱۰۴- بچوں کا اخبار

از محمدی بیگم - رسالہ "تہذیب نسواں" کی مدیرہ اور معروف ڈرامہ نگار امتیاز علی تاج کی والدہ - یہ اخبار بھی انھوں نے اپنے بیٹے امتیاز علی کے لیے تیار کیا اس میں متفرق مضامین ہیں۔

آغاز: ۱۲ مئی سنہ ۷ (۱۹۰۷ء) - میرے پیارے امتیاز - میں نے تمھارے

شمارہ: ۶۸۸۷: نستعلیق، ۱۰۸ ص، جا بجا اخبارات اور رسائل کے تراشے چسپاں ہیں۔

۱۰۵- بیاض امیر علی

از امیر علی ساکن رائل پارک میکلوڈ روڈ لاہور، 1951ء معاصر سیاست پر طنزیہ مضامین ہیں۔ مثلاً:

پتنگ، ظرافت آمیز تذکرہ، مورخین کے زاویہ نگاہ سے
قانون گو برادری پر ایک نظر، ہم اور گورنر میکلیگن بہادر،
شیطان پنج امرتسر، بینا شاہی، ڈاکٹر اقبال کی سنگ

نوازی، حُقّہ، رموزِ بے خودی پر ایک نظر، وغیرہ۔

شمارہ : ۲۴۰۱ ۔ نستعلیق، بخطِ مصنف، ۱۳ مئی اور ۱۰ جون ۱۹۵۱ء کے دستخط موجود ہیں۔ ۲۵۶ ص، ناقص الاول۔

۱۰۶۔ بیاض محمد سمیع

از محمد سمیع ولد میر واحد علی ملتانی۔ ۱۸۹۷ء۔ سمیع کے اپنے عشقیہ اشعار اور غزلیات کے علاوہ دیگر شاعروں کا بھی کلام ہے۔ اکثر جگہ مقطع میں تخلص دیوناگری رسم الخط میں لکھا گیا ہے۔

شمارہ : ۶۳۲۶ ۔ نستعلیق، بخطِ مصنف، ۲۲ مئی ۱۸۹۷ء، ۷۰ ص۔

۱۰۷۔ بیاض نوشاہی

از حافظ عطا محمد نوشاہی۔ ۱۳۳۱ھ ۔ وہ سید اکبر علی نوشاہی (م ۱۳۰۵ھ) ساکن سنگھوتی ضلع جہلم کے ارادت مند تھے۔

(اکبر علی نوشاہی کے حالات کے لیے دیکھیے : شریف التواریخ از شرافت نوشاہی، گجرات ۱۹۸۱ء، جلد ۲، حصہ ۲، ص، ۱۲۴۸ - ۱۲۶۴) جیسا کہ وہ کہتے ہیں :

چلو حافظ گدا بن کر کہ واں کچھ مانگ لائیں گے
کہ ہے دربار شاہانہ علی اکبر نوشاہی کا

(ص ۶۷)

فارسی، اردو اور پشتو غزلوں کی بیاض ہے۔ ظفر، شمس تبریزی، شجاع الملک

گوہر، سعدی اور حافظ عطا محمد نوشاہی وغیرہ کا کلام ہے۔ زیادہ تر نظمیں حافظ عطا محمد کی ہیں جو حضرت نوشہ گنج بخش (۹۵۹-۱۰۶۴ھ) کی مدح میں ہیں۔

شمارہ ۵۸۸۰، ۔ نستعلیق، حافظ عطا محمد نوشاہی بربیع الاول ۱۳۳۱ھ ۱۴۶ص۔

متفرق بیاضیں

جن کے مرتب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

۱۰۸- پہلی بیاض

مذہبی نظمیں اور آمدن وخرچ کی یادداشتیں ہیں۔ اردو اور پنجابی کلام ہے۔

شمارہ ۲۳۳۱: ۔ نستعلیق، تقریباً ۱۹۲۸ء، آغاز: قصہ ھرنی دا۔ ھک دیہاڑے سرور عالم آہا سیر کریندا، ۶۳ص۔

۱۰۹- دوسری بیاض

معاصر شعرا کا اردو کلام ہے۔ مثلاً حامد علی خاں، عبداللطیف تپش، حفیظ جالندھری، عیش، غلام مصطفیٰ تبسم، صفدر، مولوی عظمت اللہ خان، راز، درد کاکوری، منہاس اشراقی، ریاض، حسرت موہانی، تاثیر، عبدالسلام کیفی، شُہا، اختر، سید احمد، مجید ملک، تاج محمد خیال، سودا، حامد اللہ افسر میرٹھی، آزاد، مرزا یاس، یوسف، منظر صدیقی، محمد نظام الدین ادب حیدر آبادی،

اثر شوکت تھانوی ، ولایت حسین خاں اثر رام پوری ، عبد الباری آسی ، خبر ، علامہ محمد اقبال ۔

شمارہ : ۷۹۶۶ ۔ نستعلیق ، ۸۸ ص ۔

۱۱۰ - تیسری بیاض

حضرت محمدؐ ، شیخ عبد القادر جیلانی ، داتا گنج بخش ، علاء الدین صابر اور نوشہ گنج بخش کی مدح میں شمس ، امیر ، سرور ، طاہر ، ظہور الدین ، احمد ، حافظ ، جمیل قادری ، امام دین اور میاں صدر دین کی اردو اور پنجابی نظمیں ہیں ۔

شمارہ : ۲۱۲۵ ۔ نستعلیق خفی عمدہ ، چودھویں صدی ہجری ، ۱۳۲ ص ۔

۱۱۱ - چوتھی بیاض

محمود ، حفیظ جالندھری ، یاس ، غالب ، حسن ، حامد اور نظیر کا اردو اور فارسی کلام ہے ۔

شمارہ : ۵۱۷۴ ۔ نستعلیق ، مارچ ۱۹۳۴ء ، ص ۹۲ ۔

۱۱۲ - پانچویں بیاض

ظفر اور ضامن وغیرہ کی غزلیات ، رباعیات اور مفردات ہیں ۔

شمارہ : ۱۶۸۴ ۔ نستعلیق ، عبد الغفور بن میراں بخش قاضی گورداسپور چودھویں صدی ہجری ، ۷۶ ص ۔

۱۱۳- روز نامچۂ محمدی بیگم

از محمدی بیگم - یہ یکم اپریل ۱۹۰۷ء سے ۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء تک کا روزنامچہ ہے۔

آغاز : یکم اپریل سنہ ۷ (۱۹۰۷ء) - آج بھائی صاحب صبح ۷ بجے کی گاڑی میں کھوٹے سے تشریف لائے۔

شمارہ : ۵۸۲۸ - نستعلیق ، بخط مصنفہ ، ۱۹۶ ص ۔

۱۱۴- گلہائے پریشان

از الیاس احمد - مصنف کے اپنے مذہبی، عشقیہ اور معاشرتی اشعار کا مجموعہ ہیں ۔

آغاز : شب معراج ۔

آنجا کہ جائے نیست تو آنجا رسیدہ ای
وان را کہ کس ندید تو آں را بدیدہ ای

شمارہ : ۹۶۹۷ - نستعلیق ، بخط مصنف ، چودھویں صدی ، ۱۹۴ ص ۔

نثری ادب

۱۱۵- تشہیر ظہوری

از کریم الدین پانی پتی (۱۸۲۱-۱۸۷۹ء) - سہ نثر ظہوری (فارسی) کی نثر اول (نورس) کی شرح ہے - جو کپتان فولر صاحب ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن مدارس ممالک پنجاب کی فرمائش پر لکھی اور ۱۹ جون ۱۸۶۱ء کو پایۂ اختتام تک پہنچاکر لاہور میں اس کی خدمت میں پیش کی اور اسی تاریخ کو مطبع سرکاری لاہور سے چھپنا شروع ہوتی - اسی شارح نے سہ نثری ظہوری کی نثر دوم کی شرح "تکریم ظہوری" کے نام سے لکھی - جس کا ایک مخطوطہ قومی عجائب گھر کراچی میں موجود ہے - ملاحظہ ہو :

(جائزہ ۱۱۸۰۲) -

آغاز : اہل علم و دانش کی خدمت میں التماس ہے کہ کتاب سہ نثر ظہوری جو کہ نہایت لطیف و دقیق کتاب فارسی زبان کی ہے -

شمارہ : ۱۱۸۴۴ - نستعلیق، حسن محمد قادری مقیم بھاگیاں ضلع

امرتسر، ۳ مگھر ۱۹۵۰ بکرمی، کاتب کی اس وقت نظر بہت کمزور اور بڑھاپے کا عالم تھا،

(درعین تنگیٔ ضعفِ بصر و سنِ شیب)۔ ۷۷ ص۔

نثری داستانیں

۱۱۶- ترجمۂ انوار سہیلی

مترجم نامعلوم : کاشفی کے فارسی متن کے غالباً اس حصہ کا ترجمہ ہے جو مدارس میں پڑھایا جاتا ہے۔

آغاز : اس کتاب کو حکیم روشن رای بید پای برہمن نے رای جہان۔

شمارہ : ۵۵۷ : نستعلیق، مجموعۂ رسائل میں از ص ا تا ۱۶۔

۱۱۷- ترجمۂ انوار سہیلی

مترجم نامعلوم۔

شمارہ : ۳۱۵۷ : نستعلیق، (میراں بخش ساکن سیام (شیام) چوراسی ضلع ہوشیار پور، ۱۷ اگست ۱۹۰۱ء) ناقص الاول، از ص ا تا ۱۰، از ۸۸ تا ۱۸۸۔

۱۱۸- باغ و بہار

از میر امّن دہلوی - ۱۲۱۵ھ/ ۱۸۰۱ء میں لکھنا شروع کی اور ۱۲۱۷ھ/ ۱۸۰۲ء میں پایۂ اختتام کو پہنچائی۔

قصۂ چہار درویش ہے اور چھپ چکا ہے۔

آغاز: سبحان اللہ کیا صانع ہے کہ جس نے ایک مٹھی خاک سے کیا کیا صورتیں اور مٹی کی مورتیں پیدا کیں۔

شمارہ: ۱۱۱۹۷ - نستعلیق، ۱۱ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ، ناقص الاول، ص ۷ - ۲۱۹ -

شمارہ: ۳۰۷۴ - عمدہ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۱۶۰۱ص، درمیان اور آخر سے ناقص۔

شمارہ: ۸۴۰۷ - نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۸۴ ص، ناقص الآخر۔

۱۱۹- جوہر عقل

از عزیز الدین بن فضل الٰہی المعروف پیر زادہ۔ حضرت عبد النبی کی اولاد سے تھے اور شیام چوراسی ضلع ہوشیارپور (بھارت) میں رہتے تھے۔ یہ کتاب ۲۰ رمضان ۱۲۸۰ھ میں لکھنا شروع کی اور اگلے سال ۱۲۸۱ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچا تی۔ ہندوستان کے نجومیوں اور کیمیاگروں کے مکروفریب پر مشتمل داستانیں ہیں۔

آغاز: بعد حمد ونعت کے فقیر پر تقصیر عزیز الدین ۔۔۔ ارباب دانش اور بینش کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔

شمارہ: ۳۱۵۷ - نستعلیق، میراں بخش ساکن سیام (شیام) چوراسی ضلع ہوشیارپور، ۱۷ اگست ۱۹۰۱ء، مجموعۂ رسائل میں ص ۱۱ تا ۸۷۔

۱۲۰ - خشک آنسو

از بسمل صحراتی دینانگری ثم سیالکوٹی - ۱۹۴۸ء میں بقیدِ حیات تھے۔ گیارہ افسانوں کا مجموعہ ہے - جن کے عنوانات یہ ہیں :-

۱- ارمانوں کا خون
۲- لال چنریا
۳- کنول کا پھول
۴- شاعر کا تصور
۵ - گنگا کنارے
۶- میری ڈائری
۷- معصوم تمنا
۸- دیوانگی کی یاد
۹- ثریا
۱۰- خزاں
۱۱- سرمایہ داری

آغاز : انتساب جناب والد بزرگوار کے نام جنہوں نے علم و ادب کے کٹھن رہ پہ میری راہنمائی کی - ارمانوں کا خون - وہ میرا دوست تھا - میرے ساتھ اس نے کافی سے زیادہ -

شمارہ : ۰۶۳-۷ - نستعلیق ، بخطِ مصنف ، ۷۹ ص -

۱۲۱- داستانیں

اخلاقی کہانیاں۔ "نقل" عنوان کے تحت اٹھارہ کہانیاں ہیں۔

شمارہ : ۸۵۳۷ - نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، مجموعۂ رسائل ہیں، ص ۵۹-۶۷۔

۱۲۲- رفیق ناکتخدا

شیکسپیئر کے افسانہ THE TAMING OF THE SHREW مرتبۂ لیمب کا ترجمہ ہے۔ مترجم احمد شفیع وزیر آبادی۔

آغاز (دیباچہ) : رفیق زن و مرد بندہ احمد شفیع ہیڈ ماسٹر وزیر آباد پُر درد خدمت میں (کہانی) : کیتھرن شوخ شہر پیڈوا کی بلپٹسٹا نامی ایک امیر کی بڑی دختر تھی۔

شمارہ : ۵۲۴۶ - عمدہ نستعلیق، بخط مترجم، تقریباً ۱۸۷۴ء، از ص ۲۱۰ تا ۲۴۰۔

۱۲۳- فسانۂ بے مثال = ترجمۂ قصۂ ملکہ و فقیہہ

اصل متن فارسی میں تھا جس کا اردو ترجمہ محمد خان شوخ عظیم آبادی نے ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء میں حاجی سید جان کی درخواست پر کیا۔ ملکہ خورشید جمال اور ایک فقیہہ کے دینی مسائل پر سوال و جواب پر مبنی داستان ہے۔

مترجم نے خاتمہ میں بتایا ہے کہ یہ اس داستان کا پہلا حصہ ہے۔ جس میں انبیاء کے حالات کے بارے میں سوالات و جوابات ہیں۔ اس داستان کا دوسرا

"طلسم وخیال" سے موسوم ہے۔ اور اس میں شہزادہ قمر طلعت کی داستان بیان ہوگی۔

آغاز: (مقدمہ) چمن چمن گلدستہ نثار اوس باغبان قدرت کے جس نے باغ عالم کو۔

(متن):

پلا ساقیا ساغر لالہ گوں
کہ تیری بدولت ذرا مست ہوں

شمارہ: ۳۲۷۔ نستعلیق، محمد قطب الدین، ۲ دسمبر ۱۹۰۰ء، ۱۰۰ ص۔

۱۲۴۔ فسانۂ عجائب

از مرزا رجب علی بیگ سرور لکھنوی، ۱۲۴۰ھ میں لکھی:

تاریخ سرور اس کی منظور ہوئی جس دم
بے ساختہ جی بولا "نشتر ہے رگِ دل کا" = ۱۲۴۰ھ

فیروز بخت کی کہانی ہے۔

آغاز: سزاوار حمد وثنا خالق ارض وسما جل وعلا صانع بے چون وچرا ہے جس نے رنگ بے ثباتی سے

یہ کتاب چھپ چکی ہے۔

شمارہ: ۹۵۰۷۔ نستعلیق، لالہ دت رام، ۱۵ نومبر ۱۸۵۲ء، ۳۲۲ ص۔

۱۲۵۔ مذہب عشق

شیخ عزت اللہ بنگالی کی کتاب "گل بکاولی" (فارسی) کا تصرف کے ساتھ

ترجمہ ہے جو منشی نہال چند لاہوری نے ۱۲۱۷ھ میں کیا۔ کتاب کا نام تاریخی ہے یہ ترجمہ جان گلکرسٹ کی فرمائش پر ہوا۔

تاج الملوک اور بکاؤلی کی رومانی داستان ہے۔

آغاز:

الٰہی کر سخن میرے کو وہ پھول
کہ ہو ہر ایک کے دل کا وہ مقبول

گلستان حمد و ثنا کی ہمیشہ بہار باغبان حقیقی کو سزاوار ہے۔

مطبوعہ اور مخطوطہ نسخوں کے لیے ملاحظہ ہو۔ جائزہ ۱: ۱۰۱۱ تا ۱۰۴۲

شمارہ: ۸۴۹۷۔ نستعلیق، ۲۶ ذی الحجہ ۱۲۵۲ھ، عنوانات سرخ، ۱۴۷ ص۔

شمارہ: ۵۶۸۲۔ عمدہ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، عنوانات سرخ، ۲۳۶ ص۔

عروض و قافیہ

۱۲۶- طوبی العروض

از سید مومن حسین صفی امروہوی - ۱۲۸۱ھ میں نظم کیا - مصنف نے مضامین کی تقسیم "شاخ" اور "برگ" عنوانات کے تحت کی ہے - مثلاً:

شاخ دوم:

شعر کی تقطیع کے بارے میں ہے اور دو برگ پر مشتمل ہے - برگِ اول زحافات کے اوزان کے بارے میں اور برگِ دوم زحافات کے بارے میں -

شاخ سوم:

رباعی کی تعریف میں - دو برگ پر مشتمل ہے - برگِ اول رباعی کے اوزان کے بارے میں اور برگِ دوم رباعی کے اوزان کی کیفیت کے بارے میں -

شاخ چہارم:

قافیہ کی تحقیق میں - دو برگ پر مبنی ہے - برگِ اول قافیہ

کی حرکات کے متعلق اور برگِ دوم قافیہ کے عیوب کے بارے میں۔

شمارہ: ۴۶۷۷۔ نستعلیق، تیرھویں صدی کے اواخر کا خط، ناقص الطرفین، ۶۸ ص۔

دواوین

۱۲۷- دیوان جرأت

قلندر بخش متخلص بہ جرأت (۱۱۶۳-۱۲۴۴ھ) دہلی میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۱۵ھ میں لکھنؤ چلے آئے۔

آغاز:

نالۂ موزوں سے مصرع آہ کا چسپاں ہوا
روز یہ پُر درد اپنا مطلع دیواں ہوا

جرأت کے حالات اور ان کے دیوان کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو، جائزہ ۱: ۴۰۰ تا ۴۱۵۔

شمارہ: ۸۹۵، عمدہ نستعلیق، بستی رام ۱۵ رمضان ۱۲۵۲ھ بمقام جھرہ، خان حسین علی خان بہادر کے حکم سے کتابت کیا (ص ۷۰۹)، مجدول، ۱۰۲۸ص اس نسخہ میں غزلیات، مسدسات، مخمسات، مثنویات، ترجیعات، ہجویات ترکیبات اور قطعات ہیں۔

۱۲۸- دیوان حسام سلیم پوری لکھنوی

"چودھری حسام الدین، ولد چودھری سعادت علی باشندۂ سلیم پور پرگنہ گوسائیں گنج توابع لکھنؤ۔ کرامت علی خان فرخ کے شاگرد اور صاحبِ دیوان فارسی و ریختہ تھے۔ ۱۲۷۵ھ سے قبل کربلا جاتے ہوئے راہی عالمِ بقا ہوئے۔"

(خمخانۂ جاوید از لالہ سری رام، مطبوعۂ لاہور ۱۹۱۱ء، جلد دوم، ص ۴۰۳)

خمخانۂ جاوید میں حسام کے صرف تین اشعار نقل ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک شعر

بشکل آئینہ دیکھے تو منہ اس میں نظر آتے
صفا رکھتا ہے وہ یہ غیرتِ مہتاب ناخن پر

زیر بحث مخطوطہ کے صفحہ ۱۷۹ پر موجود ہے۔

حسام شیعہ المذہب تھا اور کربلا میں حضرت امام حسین رضؓ کے مزار کی زیارت کر چکا تھا اور دوبارہ جانے کا متمنی تھا۔

اس کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

پھر کریں گے جا کے مولا کی زیارت اے حسام
گر ہمارے قصد کے فضلِ خدا شامل ہو

دوستو اس روضۂ انور کا ہے زائر حسام
ہو گیا ناجی جو اس کے صحن میں مدفون ہوا

حسام، ناسخ کا بھی مداح تھا:

اے حسام اب تو بقولِ ناسخِ شیریں بیاں
ہے مری ہستی کو عشقِ ساقیِ کوثر شراب

زیرِ نظر نسخہ ناقص الطرفین ہے اور اس میں ردیف الف سے ن تک کی غزلیات اور مناقب موجود ہیں۔ بعض غزلیں اکیس اکیس اشعار کی بھی ہیں۔

آغاز:

موا جو تشنۂ صہباے حُبّ ساقی کوثر
تو رضواں لے کر اس کے واسطے جامِ شراب آیا

انجام:

گردِ عصیاں سے اگرچہ ہے مکدّر دامن
پہ ہے کیا غم جو ترا سر پہ ہے سرور دامن

شمارہ: ۱۳۲۲۱۔ نستعلیق، تیرھویں ہجری، ۲۴۶ ص۔

۱۲۹۔ دیوانِ حنا

ہمارے خیال میں یہ منشی عبد الکریم خان بن سرور خان لکھنوی کا دیوان ہے جس کا تخلص حنا تھا (خمخانۂ جاوید ۲: ۵۰۹)۔ دیوان کے اندرونی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر مرزا علی اکبر بیگ مضطرب، میر وزیر علی صہبا (م ۱۲۷۱ھ) میر تصور علی تصور، میر ظفر علی اسیر (م ۱۲۹۹ھ) اور میر علی اوسط رشک (م ۱۲۸۴ھ) کا معاصر تھا۔ شاعر کے تخلص والے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

عاشقانہ سب رہے جاتے ہیں پہلو اے حنا
دل کو شغلِ بندشِ مضمونِ عالی ہو گیا

مقامِ یار کا آغوشِ غیر میں ہے حنا
ہمارا ماہ دو ہفتہ گہن میں بیٹھ رہا

یہ دیوان ۱۲۵۶ھ میں مرتب ہوا۔ رشک نے یہ تاریخ لکھی۔

تاریخ تمامیش چنین یافتم اے رشک
"دیوان حنا شایبہ عطر حنا یست" = ۱۲۵۶ھ

البتہ زیر نظر نسخہ میں شاعر کے لکھے ہوتے بعض ایسے تاریخی قطعات بھی موجود ہیں جن سے سنہ ۱۲۶۱ھ اور ۱۲۶۴ھ برآمد ہوتا ہے۔

شمارہ: ۳۴۳۱م۔ نستعلیق، بظاہر بخطِ شاعر، عنوانات سرخ، ۵۰۲ ص، اس نسخہ میں غزلیات، واسوخت، سلام، نوحے، مدحیہ قطعات، مذہبی مثنوی اور تاریخی قطعات پائے جاتے ہیں۔ ناقص الاول، آغاز اس شعر سے ہوتا ہے۔

وصف قامت بن گئی طوبیٰ پہ یہ فکر بلند
شاعروں میں امتحانِ طبع عالی ہو گیا

۱۳۰- دیوانِ سوز

سید میر محمد سوز بن ضیاء الدین دہلوی (۱۱۴۳ھ - ۱۲۱۳ھ)۔

آغاز:

جز شکر قلم صفحہ پہ خلّاقِ جہاں کا
چاہے جو کرے وصف تو منہ کیا ہے زباں کا

ملاحظہ ہو: جائزہ ۱: ۵۴۸ تا ۵۶۰

شمارہ: ۷۷۰۹۔ نستعلیق، سید سبط حسن فاضل زیدی شاہ پوری نزیل نوابشاہ، سندھ، ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء، محمد درویش حسین کے نسخہ مکتوبہ ۱۹ شعبان المنظم

۱۲۵۹ھ کی نقل ہے۔ ۳۶ ص، اس نسخہ میں ۹۵ غزلیں، ۴ رباعیاں اور ایک قطعہ ہے۔

۱۳۱- دیوانِ شعور لکھنوی

شیخ عبدالرؤف شعور ولد شیخ حسن رضا بلگرامی ثم لکھنوی کا دیوان ہے۔ وہ مصحفی کے شاگرد تھے۔

خوش معرکہ زیبا میں شعور کا جو نمونہ، کلام دیا گیا ہے اس میں سے بعض اشعار زیر نظر نسخے سے قدرے مختلف ہیں۔ مثلاً:

خوش معرکہ زیبا:

لب شیریں کے بوسے کی حلاوت جس نے چکھی ہے
ہوا یہ بدمزہ تھوکا زباں پر رکھ کے شکر کو

(خوش معرکہ زیبا از سعادت خان ناصر، مرتبہ مشفق خواجہ، مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۷۰ء، جلد اول ص ۵۰۵)۔

زیر نظر نسخہ:

شعور اوس کے لبِ شیریں کا جس نے بوسہ پایا ہے
ہوا یہ بدمزہ تھوکا زباں پر رکھ کے شکر کو

شمارہ: ۷۴۹۲۔ عمدہ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، کاتب نے غزلوں کی ترتیب بدل دی ہے۔ یہ نسخہ اس شعر سے شروع ہوتا ہے۔

زمین قبر سے کیونکر لگے گی بیٹھ مرنے پر
قدِ خم گشتہ پیری میں جو سیدھا ہو نہیں سکتا

۳۵۰ ص۔

۱۳۲- دیوان ولی

محمد ولی اللہ ولی گجراتی (م ۴ شعبان ۱۱۱۹ھ)

آغاز:

کہتا ہوں ترے نام کوں میں ورد زباں کا
کہتا ہوں ترے شکر کو عنوان بیاں کا

دیکھیے: جائزہ ۱: ۱۰۷، ببعد۔

شمارہ: ۸۸۵۔ نستعلیق، موہر سنگھ، ۲ ساون ۱۸۸۰ب/۱۲۳۹ھ، ص ۸-۲۰۲۔

شمارہ: ۲۱۶۲: نستعلیق، بلا تاریخ، ص ۸ تا ۱۸۸، غزلیات و مخمس پر مشتمل ہے۔

شمارہ: ۹۶۶۶: نستعلیق، بلا تاریخ، ۲۸۴ ص۔

۱۳۳- غزلیاتِ محمد قلی قطب شاہ

نسخے پر یہ یادداشت موجود ہے:

شعر غزلیات دکھنی محمد قلی قطب شاہ نور مرقدہ کہ جوابِ ابراہیم
کتبہ شاہ گفتہ اند۔ آن را در ھمان مقاحہا انداختہ اند۔

کتبہ العبد بدر الدین۔

محمد قلی قطب شاہ (۹۷۳-۱۰۲۰ھ) کا کلیات باہتمام محی الدین قادری زور حیدرآباد دکن سے ۱۹۴۰ء میں چھپ چکا ہے۔

زیر نظر نسخے میں سارا کلام موسیقی کے راگوں کے مطابق درج ہوا ہے۔

شمارہ: ۱۳۱۱۹ - نسخ، بارھویں صدی ہجری، مطلا جدولوں سے مزین ہے، پورا نسخہ اہتمام سے کتابت کیا گیا ہے، ۱۶۹ ص -

۱۳۴- کلیات جعفر زٹلی

زیر نظر نسخے میں جعفر زٹلی کی مثنوی در سلوک، جوبن نامہ، قطعات، مثنوی فخریہ اور پند دل پسند شامل ہے۔

مثنوی در سلوک میں فارسی کے الفاظ کی آمیزش ہے۔ اس کا مطلع حسب ذیل ہے:

شتوا اے طوطی روحانی من
بگیر الفت بر نگین پنجرۂ من

شمارہ: ۸۰۳۲ - نستعلیق، ۱۳۱۸ھ، ص ۳۳۱ - ۳۴۶ -

مثنویاں، قصیدے، مرثیے
اور
اُن کے ترجمے

۱۳۵- ایجادِ رنگین (مثنوی)

از مرزا سعادت یار خاں رنگین دہلوی (م ۱۲۵۱ھ) جانوروں سے متعلق نصیحت آموز حکایتیں ہیں۔

آغاز:

ہو سکے ہے حمد کب اس پاک کی
پاک کی جس نے یہ صورت خاک کی

یہ مثنوی متعدد بار شائع ہو چکی ہے (انجمن ۴: ۲۲۶)

شمارہ: ۹۷۵۶۔ شکستہ، تیرھویں صدی ہجری، ۸۴ ص، ناقص الآخر۔

۱۳۶- بارہ ماہ

دہاب نامی شاعر کا کلام ہے۔

آغاز: سکھی (کرم خوردہ) ۔۔۔

کہ بارہ ماس ہوش کیوں گنواؤں

شمارہ: ۴۴۸۷، شکستہ مائل نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۱۸ ص۔

۱۳۶۔ ترجمہ بوستان (منظوم)

سعدی کی فارسی کتاب کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔ مترجم کا نام معلوم نہیں ہے۔ البتہ اس نے یہ ترجمہ میاں رجادہ بن میاں سلطان بخش آہنگر کی فرمائش پر تیار کیا تھا۔ جو مطبع لوانگھ ؟ میں باہتمام قاضی کریم بخش ۱۲۹۹ھ میں طبع ہوتا تھا۔

آغاز:

ہے آغاز اس کا بنام خدا
زباں پر سخن جس نے پیدا کیا
وہ صاحب ہے، بخشے، سہارا کیے
گنہ بخش اور عذر سب کے سُنے

شمارہ: ۴۲۵۲۔ نستعلیق، ۱۲۹۹ھ، ۱۸۰ ص۔

۱۳۷۔ ترجمہ بوستان

بین السطور نثری ترجمہ ہے۔ عنوانِ لغت کا ترجمہ اِس طرح ہے:

بزرگ خو، نیک خصلت، خبر دینے والے، خلق کی شفاعت کرنے والے اُمّت کے پیشوا، رسولوں کے پیشوا، راہ چلنے والے خدا کے، امانت دار خدا کے، جگہ اترنے جبرئیل کے۔

شمارہ: ۴۳۲۳۔ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۵۷۶ ص۔

فارسی متن کے ساتھ۔

۱۳۹۔ جذبِ اُلفت

مرزا رفیع سودا دہلوی (م ۱۱۹۵ھ) کی بزمیہ مثنوی ہے۔

آغاز:

الٰہی شعلہ زن کر آتشِ دل
تب دل دے بقدرِ خواہشِ دل

شمارہ: ۸۰۳۲۔ نستعلیق، ۲۳ صفر ۱۳۱۸ھ، ص ۳۰۷۔۳۳۱۔

۱۴۰۔ چہار درویش (مثنوی)

محمد علی شوق دکنی بن عبد السلام خان حیدر آبادی۔ شوق ۱۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ سالِ وفات معلوم نہیں ہے۔ یہ مثنوی ۸ شعبان ۱۲۱۲ھ میں لکھی۔ مادۂ تاریخ لفظ "غریب" ہے۔

دیکھیے: انجمن ۱: ۳۳۵

شمارہ: ۷۸۵۳۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے۔

رہے بستہ آہو کا پاتے قرار
لڑے شیر قالین اوس کا شکار

کرم خوردہ، ص ۱۔۵۸۔

۱۴۱ - حسین بھکارن

میاں سید رسول رسا (معاصر) کی پشتو نظم کا مرزا محمود سرحدی نے منظوم اردو ترجمہ کیا ہے۔

شمارہ: ۵۰۵۱ پختہ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۱۶، ص، پہلا صفحہ نہیں ہے۔ نسخہ اس شعر سے شروع ہوتا ہے:

چاندنی چوک میں دلّی کے ہیں کچھ فکر کناں
گنگناتا ہوا اشعار کی دُھن میں تھا رواں

۱۴۲ - حقیقتِ انسان

مصنف نامعلوم - مندرجہ ذیل عنوانات کے ساتھ مسائلِ توحید بیان کیے گئے ہیں:-

اشارت بہ احدیت

اشارت بہ قوس احدیت

اشارت بہ قوس واحدیت

اشارت بعالم ارواح

اشارت بعالم مثال

اشارت بعالم شہادت و انسان کامل

آغاز:

کیا کروں حق کی ذات کی تعریف
ما عرفنا کی جس کو ہے تشریف

شمارہ: ۷۷۰۰، معمولی نستعلیق، محمد بہاء الدین، ۲۲ رمضان بلا تاریخ چودھویں صدی ہجری، ۱۳ ص۔

۱۴۳۔ دریائے عشق

میر تقی میر (۱۱۳۵ھ - ۱۲۲۵ھ) کی عشقیہ قصّے پر مبنی معروف مثنوی ہے۔

آغاز:

عشق ہے تازہ کار و تازہ خیال
ہر جگہ اس کی ہے نئی ایک چال

ملاحظہ ہو: جائزہ ۱: ۹۴۶ ببعد

شمارہ: ۷۰۸۰۔ شکستہ، شاید آفتاب جنگ بہادر کے لیے نسخہ کتابت کیا گیا ہے، ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۶۲ھ، ۱۸ ص۔

شمارہ: ۷۸۳۷۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ص ۱ - ۱۸۔

۱۴۴۔ رمزِ عشق

سید غلام قادر شاہ قادری بٹالوی (م ۱۱۷۶ھ) کی تصوف پر مشہور مثنوی ہے۔

آغاز:

دہی وہی نہ دوجا کو
پرکھت ہو ہے محمد ہو

شمارہ: ۷۱۱۹۔ نسخ، میاں غلام، ۹ شعبان بلا تاریخ، تیرھویں صدی ہجری، بپاس خاطر غلام حسین، ص ۵۱ - ۶۴۔

۱۴۵ - سحر البیان

میر حسن دہلوی (حدود ۱۱۵۴ - ۱۲۰۱ھ) کی معروف مثنوی ہے۔ شاہزادہ بے نظیر اور بدر منیر کے عشق کی داستان ہے۔

آغاز:

کروں پہلے توحید یزداں رقم
جھکا جس کے سجدہ میں اوّل قلم

ملاحظہ ہو: جائزہ ۱: ۸۰۹ ببعد

شمارہ: ۱۳۸۲۴ - نستعلیق، ۱۲، ذیقعدہ ۱۲۶۳ھ، ۲۳ رنگین تصویریں ۱۸۲ ص۔ شمارہ: ۱۴۱۶۷؛ عمدہ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، عنوانات سرخ ص ۱۴۶ - ۱۷۹ نامکمل۔

شیرین وخسرو نظامی کا ترجمہ، دیکھیے: نو بہار عشق

۱۴۶ - صدو سی مسئلہ

شاعر نامعلوم۔ یہ مسائل اس نے "شاہ فخر شاہ ملک دین" سے سُن کر نقل کیے ہیں۔

آغاز:

بعد حمد خالق و نعت محمد مصطفیٰ
پس حقیقی یک صدو سی مسئلہ کا مدعا

شمارہ: ۵۰۹۷ - نسخ، تیرھویں صدی ہجری، ص ۸۸ - ۹۴ - ناقص الآخر۔

۱۴۷ - قصۂ تمیم انصاری

از فاضل قادری - شاعر نے بتایا ہے کہ یہ قصہ پہلے بھی کسی شاعر نے منظوم کیا تھا - مگر اس نے (فاضل نے) بہتر طور پر مرتب کیا ہے اور قافیہ بندی کی ہے - یہ قصہ تقریباً ۱۲۶۵ ابیات پر مشتمل ہے - فاضل ۱۲۱۰ھ میں بقید حیات تھا -

شمارہ : ۷۰۰۲ - نستعلیق ، الف خان شیرپوری ، ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ ص ۳۳ - ۱۰۳ - ناقص الاوّل -

آغاز :

سو تمیم انصاری ان باتوں کو وہاں
بھر گیا غصہ میں از بے گماں

۱۴۸ - قصۂ سپاہی زادہ (منظوم)

از خوشدل ساکن کھرت پور (ترجمہ) - شاعر نے بھکاری داس بجنوری سے یہ قصہ سنا اور منظوم کیا - قصے کی نوعیت شاعر نے یوں بیان کی ہے :

اگرچہ ہوں بہت دیوانۂ عشق
ولیکن یہ نہیں افسانۂ عشق
یہ قصہ اور بھی کچھ ہے عجایب
نہایت ہی عجایب اور غرایب
محبت کا بھی گو اس میں ہے مذکور
و لے راہ محبت سے ہے کچھ دور

شمارہ : ۱۲۰۵۰۔ نستعلیق ، ۲۹ جیٹھ ۱۹۰۹ بکرمی ، ص ۱-۲۴۔ پہلا ورق افتادہ۔ نسخہ اس شعر سے شروع ہوتا ہے :

نظر پڑتا ہے جس گلزار میں گل
وہیں ہوتا ہوں شیدا مثلِ بلبل

۱۴۹۔ قصّہ شاہ بہرام

چونکہ زیر نظر نسخہ ناقص الطرفین ہے اس لیے اس کے نام اور مصنف کا علم نہیں ہو سکا۔ البتہ اس میں ناسخ کی غزلوں کے حوالے پائے جاتے ہیں۔

نمونے کے لیے ایک عنوان درج کیا جاتا ہے :

داستان خبر پہنچنے شادی حسن بانو کی زلزلہ دیو کو اور صف کشی ہونا دونوں طرف سے ، فتح یاب ہونا بہرام کا زلزلہ دیو پر۔

شمارہ : ۱۳۱۲۱۔ نستعلیق ، تیرھویں صدی ہجری ، ورق ۱ تا ۴۶ ، دو رنگین تصویریں بھی موجود ہیں۔

۱۵۰۔ قصّہ شاہ یمن

از فاضل قادری۔ اس قصے کے بارے میں بھی اس نے یہی بتایا ہے کہ اس سے پہلے یہ قصہ تصنیف ہو چکا تھا۔ لیکن فصیح و بلیغ نہیں تھا۔ فاضل نے اس کی قافیہ بندی کی ہے اور موجودہ شکل میں مرتّب کیا گیا ہے۔

یہ قصہ حضرت رسول اللہ کے معجزات اور یمن کے بادشاہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔

آغاز :

کروں کیونکہ نہ حمد کبریائی

اور اس کے بعد نعت مصطفائی

شمارہ : ۲۰۰۷۔ نستعلیق ، الف خان شیر پوری، ۹ محرم ۱۲۶۲ھ،

ص ۲۱۷۔ ۲۳۷۔

۱۵۱۔ ترجمہ و تضمینِ قصیدۂ بردہ

بوصیری کے معروف قصیدہ کا محمد عزیز الدین نے ۱۲۹۳ھ میں اردو اور فارسی ترجمہ کیا ہے۔ مصنف (مترجم) کا نام اس شعر میں مذکور ہے۔

صد ہزاراں حمد مر خالقِ ارض و سما

کز عنایت داد توفیقی عزیز الدین را

بردہ را کردہ مخمس او ز طبع پر غبا

جمع کردہ این خذف پارہ ۔۔۔ کم بہا

آغاز :

یا ساھر اللیل من حزن و من الم

(فارسی ترجمہ) : ای بیدار مانندۂ شبہا از سبب غم و الم

(اردو ترجمہ) : اے ساری رات جاگنے والا نہ درد و غم

شمارہ : ۶۵۱۰۔ نستعلیق ، محمد عزیز الدین ۲۹ محرم ۱۲۹۳ھ،

۱۳۸ ص۔

۱۵۲- گلزارِ نسیم (مثنوی)

از پنڈت دیا شنکر نسیم (۱۲۲۷-۱۲۶۰ھ) ۱۲۵۴ھ میں تصنیف ہوئی۔

آغاز:

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری
ثمرہ ہے قلم کا حمد باری

کئی بار چھپ چکی ہے اور قلمی نسخے بھی عام پائے جاتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو: انجمن ۵: ۲۱۹، آصفیہ ۱: ۱۴۱)۔

شمارہ: ۵۰-۱۲ - نستعلیق مائل بہ شکستہ، جیٹھ ۱۹۰۹ بکرمی، مجموعہ رسائل میں، ص ۴۳-۹۵۔

۱۵۳- انتخابِ مراثی انیس

از میر ببر علی انیس (م ۱۲۹۱ھ)۔ تقریباً ۱۴۰ بند ہیں۔

آغاز: (ناقص)

خود شیر ہے جد شیر، پدر شیر
نعرے میں صدا شیر کی دل شیر جگر شیر

شمارہ: ۴۹۹۱ - نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، میاں محمد فدا لاہوری ۳۶ ص۔

۱۵۴- مراثی دبیر

از مرزا سلامت علی دبیر (۱۸۰۳-۱۸۷۵ء)

آغاز :

جب ہند کو ورود حرم کی خبر ہوتی
مضطر وہ عاشق شہ جن و بشر ہوتی

شمارہ : ۶۳- ۹۶۰ - نستعلیق، میاں محمد فدا لاہوری، تیرھویں صدی ہجری، ۱۱۸ ص -

مراثی (متفرق)

۱۵۵ - پہلا نسخہ

غمگین، مرزا دبیر، میر انیس اور سید گوہر علی شاہ کے کہے ہوئے مرثیے ہیں۔

آغاز :

جس وقت سر حسین کا تن سے جدا ہوا
دشت بلا میں بجرای محشر بپا ہوا

شمارہ : ۶۸۷۶ - نستعلیق، محمد بخش زنگریزہ، برائے میاں شیر محمد نجار، ۱۱ ذیقعد ۱۳۰۳ھ، ۲۷ ص -

۱۵۶ - دوسرا نسخہ

مرزا دبیر اور دوسرے مرثیہ سراؤں کے مراثی ہیں -

شمارہ : ۴۶۲۵ - نستعلیق محمد عظیم شاہ معلم مدرسہ ٹولہ، ۱۰ شوال ۱۲۸۳ھ ۳۴ ص -

۱۵۷- تیسرا نسخہ

مرزا دبیر، مرزا اوج بن دبیر، فصیح، انیس، مرزا سفیر، دلگیر، میرزا موزون، مرزا آرزو، مونس کے مرثیوں کا انتخاب ہے۔

شمارہ: ۵۶۴۴- نستعلیق، بلا تاریخ، ۵۲ ص۔

۱۵۸- مناجات بہ درگاہ شیخ عبد القادر جیلانی

شاعر نامعلوم۔

آغاز:

خدا کے واسطے یا شاہ عالی
عدن کے باغ موں سر سبز مالی

شمارہ: ۱۲۱۳- نستعلیق، میاں محمد زمان ساکن متالہ ضلع راولپنڈی، تیرھویں صدی ہجری، ص ۹۹-۱۰۲۔

۱۵۹- منطق الطیر کا ترجمہ = پنچھی باچھا (منظوم)

عطار نیشاپوری کی معروف فارسی مثنوی کا وجیہہ الدین وجدی دکنی نے تصرف کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔ وجدی ۱۱۴۴ھ میں زندہ تھے۔ یہ ان کی کتاب "مخزن عشق" کا سال تصنیف ہے۔

آغاز:

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کے بلند آواز کر

یہ مثنوی کم از کم چار بار چھپ چکی ہے اور اس کے متعدد قلمی نسخے موجود ہیں

ملاحظہ ہو: آصفیہ ۲ : ۲۳۰۔

شمارہ : ۷۷۹۱۔ نستعلیق تیرھویں صدی، ناقص الطرفین، ۶۸ ص، یہ نسخہ اس شعر سے شروع ہوتا ہے :

فکر کر دیکھو سو کچھ بیکار نئیں
نئیں ہے اور کچھ شے جو کچھ درکار نئیں

۱۶۰ - نو بہار عشق (منظوم) = ترجمۂ شیرین و خسرو

نظامی گنجوی کی فارسی مثنوی کا غلام اعزالدین متخلص بہ نامی نے ۱۲۱۱ھ میں ترجمہ کیا ہے۔ وہ حامد علی خان کے فرزند اور دکن کے نامور شاعر تھے۔ ۱۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۴۰ھ میں وفات پائی۔

ملاحظہ ہو: آصفیہ ۱ : ۸۸؛ انجمن ۱ : ۲۹۴

شمارہ : ۸۴۳۳۔ نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۱۴۴ ص، ناقص الاول اس شعر سے ابتدا ہوتی ہے :

نہیں رہنے کے آگے یہ شرارت
کرے گا دن بدن پیدا شرارت

۱۶۱ - واسوخت

از فضایل علی خان۔ شاعر نے پہلے اپنے معشوق اور عشق کے زمانے کا ذکر کیا ہے۔ اور پھر اس کی بے وفائی کا گلہ کیا ہے۔

آغاز:

(۱) یا الٰہی میں کہوں کس سے احوال

ہوتی ہے جنجال زلف خوباں کی میرے دل کو (کذا)

---

(۲) اپنے جلوے سوں تجھے حق نے سرفراز کیا

عشوہ و ناز کا در تیرے اوپر داز کیا

شمارہ: ۲۱۶۲ - پختہ نستعلیق، بارھویں صدی ہجری، ص - ۳ - ۱۵

حاشیہ -

تاریخ

۱۶۲- "اسباب بغاوت ہند" کا جواب

سر سید احمد خان کے رسالہ "اسباب بغاوت ہند" کا احمد شفیع وزیر آبادی نے جواب لکھا ہے۔ سال تصنیف ۱۸۷۴ء کے لگ بھگ ہے۔

آغاز:

از بندہ خضوع و التجا می زیبد
بخشایش بندہ از خدا می زیبد
گر من کنم آنکہ مرا نا زیباست
تو کن ہمہ آنکہ ترا می زیبد

شمارہ: ۵۲۴۶۔ عمدہ نستعلیق، بخط مصنف، تقریباً ۱۸۷۴ء، ص ۲۹۵- ۳۲۶، مصنف نے یہ [illegible] کے لیے تیار کیا تھا۔

۱۶۳- تاریخِ یونان

از احمد شفیع وزیر آبادی، سوال و جواب کی طرز پہ ہے۔ مندرجہ ذیل پانچ ابواب پر مشتمل ہے:-

۱۔ قدیم یونان کا جغرافیا
۲۔ قدیم یونان کی تقسیم بندی اور وہاں کی قومیں
۳۔ قدیم یونان کے ادوار کی تقسیم
۴۔ بسن شہر کی بادشاہت
۵۔ میینی شہر کے حالات

آغاز: اس دنیا کے کون سے حصے میں یونان اور اس کی ریاستیں واقع تھیں؟

شمارہ: ۵۲۴۶۔ نستعلیق، بخط مصنف، ص ۲۶۴۔ ۲۷۷۔

۱۶۴۔ شاہنامۂ اسلام (منظوم)

از ابوالاثر حفیظ جالندھری۔ اسلام کی رزمی تاریخ ہے جو ۱۳۴۷ھ میں منظوم کی گئی۔ زیر نظر نسخہ پہلی جلد پر مشتمل ہے اور سات ابواب پر مبنی ہے۔

آغاز:

اسی کے نام سے آغاز ہے اس شاہنامے کا
ہمیشہ جس کے در پر سر جھکا رہتا ہے خامے کا

شاہنامہ کئی بار چھپ چکا ہے۔

شمارہ: ۱۔۹۸۰۔ عمدہ نستعلیق، جلال الدین چوہان مدرس ساکن مالک، ۲۸ جنوری ۱۹۳۳ء، ۲۳۶ ص۔

۱۶۵- غنچۂ عشرت یا تحفۂ مرغوب

از منشی بلاقی داس ۔ امیر تیمور بادشاہ (۷۷۱ - ۸۰۷ھ) سے بہادر شاہ ظفر (۱۲۵۳ - ۱۲۷۵ھ) تک حالات ہیں ۔ مصنف نے ملکاؤں اور ان کے ادبی ذوق کا بھی ذکر کیا ہے ۔

آغاز : امیر تیمور صاحب قران ابن امیر طرغان ۔ یہ بادشاہ جو ایشیا کے تمام بادشاہوں میں نہایت مشہور اور نامور گزرا ہے ۔

یہ کتاب ارتسح ۱۸۸۶ء میں دہلی سے چھپ چکی ہے ۔

شمارہ : ۲۹۲م ۔ نستعلیق ، چودھویں صدی ہجری ، عنوانات سرخ ، تصویروں کے لیے جگہ خالی چھوڑی گئی ہے ، ۴۸ ص ۔

۱۶۶- مآثر عثمانی

از عبدالقادر خان محمود دکنی ۔ میر عثمان علی خان بہادر فرمانروائے دکن (جلوس ۱۳۲۹ھ) کے زمانے میں تصنیف ہوئی ، ابتدائے آفرینش سے میر عثمان علی خاں کے عہد تک دکن کی تاریخ ہے ۔

آغاز : تاریخ دکن ، عہد قدیم ، سرزمین : ہندوستان کا جنوبی خطہ جو کوہ وندھیاچل سے راس کماری تک پھیلا ہوا ہے ملک دکن کہلاتا ہے :

شمارہ : ۱۲ ۳۷ ؛ نستعلیق ، چودھویں صدی ہجری ، بادشاہوں کی رنگین تصاویر اور دکن کی عمارتوں کی تصویروں اور نقشوں سے مزین ہے ۔ ۱۸ + ۸۸۸ ص ۔

۱۶۷- معین التواریخ

مصنف نامعلوم: پانچ ابواب میں دنیا کی عمومی تاریخ ہے۔

۱- عتبات عالیات کے اصول، آٹھ فصول ہیں۔

۲- ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کے حالات، آٹھ فصول ہیں۔

۳- حیدرآباد دکن کے حالات، آٹھ فصول ہیں۔

۴- ہندوستان کے حالات، نو فصول ہیں۔ چوتھی فصل میں اردو شعراء کے حالات ہیں۔ جن میں الطاف حسین حالی، محمد ابراہیم ذوق، کے حالات شامل ہیں۔

۵- ہندوستان کے متفرق حالات۔

آغاز، پاسپورٹ: جب کوئی شخص عتبات عالیات کے جانے کا قصد کرے تو اس کو چاہیے کہ پروانہ راہداری جس کو انگریزی میں پاسپورٹ کہتے ہیں۔

شمارہ ۳۶۵۲، نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۳۰۳ ص۔

سفر نامے

۱۶۸- سفر نامۂ حج و زیارت

از عبد الصمد صارم۔ الازہر اور دیو بند سے فارغ التحصیل تھے۔ بعد میں یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں عربی اور فارسی پڑھاتے رہے۔ یہ سفر نامہ ۱۹۵۷ء میں لکھا اور اسی سال چھپ گیا۔

مصنف کے ایران، عراق، شام، فلسطین، مصر، لبنان، مشرقی اردن اور سعودی عرب کے سفر کی روداد ہے۔ مصنف نے حنفی فقہ کی کتب سے حج کے مسائل بھی قلمبند کر دیے ہیں اور بقول مصنف یہ کتاب حجاج کی اچھی طرح راہنمائی کر سکتی ہے

آغاز: آپ اس سفر نامہ میں ٹھوس معلومات پائیں گے نہ کہیں دعوتوں کا ذکر ہے نہ دوست احباب کا۔

شمارہ ۵۹۸۸ء۔ نستعلیق، بخط مصنف، ۱۹۵۷ء، ۲۱۷ ص۔

۱۶۹- سفر نامۂ مشہد

از نبی احمد، جو متحدہ ہندوستان میں برطانوی فوج میں صوبیدار کے عہدے

پر کام کرتا تھا اور اسی ملازمت کے دوران مشہد (ایران) کا سفر کیا۔ مصنف نے اپنے سفر کی منزل بہ منزل روداد کے علاوہ ایران کے معاشرتی حالات (مثلاً اشیاء کے نرخ بھی لکھے ہیں)۔

مصنف نے سفر کے سال کی کہیں وضاحت نہیں کی ہے۔

آغاز: ۱۱ اکتوبر کو ٹنڈ سے ساڑھے نو بجے صبح کے دو تین سوار رسالہ ۱۹ کے روانہ ہو کر ہم لوگ ساڑھے گیارہ بجے رات کے کانک پہنچے۔

شمارہ: ۸۱۲۶ - شکستہ، بخطِ مصنف، ۴۰ ص۔

سیرت النبیؐ

۱۷۰- بُلبلِ باغِ نبیؐ (منظوم)

از شاہ محمد رمضان مہمی جن کا ذکر "آخر گت" میں گزر چکا ہے۔

یہ مثنوی ۱۳ رجب ۱۲۲۹ھ کو مکمل کی۔ آنحضرتؐ کے حالات، احادیث نبویؐ کی شرح اور دیگر اخلاقی مسائل پر مبنی ہے۔

آغاز:

حمد ہے ربِ خالقِ کون و مکاں
نورِ احمد سے بنایا جس جہاں

انجام:

بلبلِ باغِ محمد یہ کتاب
ختم شد واللہ اعلم بالصواب

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: ہادی ہریانہ ص ۱۲۸ - ۱۲۹، انجمن ۲ - ۶۳۴۔

یہ مثنوی شائع ہو چکی ہے۔

شمارہ: ۱۲۴۸۱ - نستعلیق، تیرھویں صدی ہجری، ۴۰۰ ص۔

۱۷۱ - ریحان معراج ۔ معراج نامہ (منظوم)

از میر مظفر حسین ضمیر بن قادر حسین (م ۱۲۷۲ھ)۔ آصفیہ ۱: ۱۹۶ نے والد کا نام قادر علی لکھا ہے ۔ یہ مثنوی ۱۲۴۷ھ میں لکھی۔

آنحضرتؐ کے واقعہ معراج کی روداد ہے ۔ عنوانات فارسی میں ہیں :

نزول حضرت جبرئیل بخدمت جناب سید المرسلین۔

پردہ آراستہ شدن جنت النعیم جہت تقدیم رسول کریم ،

ذکر سامان روانگی جناب محمد جہت معراج بسوی عالم بالا

ذکر شکل وشمایل براق جناب رسول و پرواز او را از زمین

آمدن خازن بیت المقدس وسوال وجواب از جناب رسالت مآب ، وغیرہ

آغاز :

کروں حمد پروردگارِ قدیر
کریم ورحیم وسمیع و بصیر
وہی خالق ظلمت ونور ہے
دلوں سے قریں چشم سے دور ہے

یہ مثنوی طبع ہو چکی ہے ۔ ملاحظہ ہو : انجمن ۱: ۳۹، ۳۴۶، قاموس الکتب ۱: ۷۵۶۔

شمارہ : ۳۸۱۷ ۔ نستعلیق ، تیرھویں صدی ہجری ، ۶۷ ص ، ناقص الآخر ، "عروج بر آسمان سوم" تک کے واقعات موجود ہیں۔

۱۷۲۔ سیرت النبی (نثر)

کتاب اور مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ مضامین کتاب چند محافل پر مشتمل ہے۔

محفل اوّل: رضاعت آنحضرت، شق الصدر، حلیہ شریف، نسب نامہ اخلاق، بیماری آنحضرت۔

محفل دوم: معراج آنحضرت

محفل سوم: وفات

شمارہ: ۵۶۱۹۔ عمدہ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ناقص الاول، ۱۱۲ ص۔

۱۷۳۔ سیرت النبی (منظوم)

شاعر اور کتاب کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ دوسری جلد ہونی چاہیے کیونکہ یہ واقعات ہجرت سے شروع ہوتی ہے۔ بعض عنوانات یہ ہیں:

خیر البشر کا مدینہ منورہ پہنچنا اور انصار کا استقبال کرنا۔

مدینہ میں داخل ہونا اور مسجد بنانا۔

سال یکم ہجرت کا بیان۔

بھیڑیے کا چوپان کے ساتھ ہم کلام ہونا۔

سلمان فارسی کا اسلام لانا۔

حیدر کرار کو ذوالفقار عطا ہونا۔

ہجرت کے چوتھے سال کے واقعات کی ابتداء اس شعر سے ہوتی ہے:

سنو سال چوتھے (کے) احوال اور
دیکھو فضل مولا کے تیئں کر کے غور

شمارہ: ۷۸۱۱ - شکستہ، بارھویں صدی ہجری، کرم خوردہ، عنوانات سرخ، ۵۶۰ ص، ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے:

الٰہی تو کر فضل کا فتح یا بب
مجھے میرے مقصود میں کر کامیاب

۱۷۴۔ شمایل نامہ = حلیہ مبارک (منظوم)

از فاضل قادری ۔ ۱۲۱۰ھ (= شمایل نامۂ معشوق رب ہے) ہیں عربی سے اردو میں منتقل کیا۔

آغاز:

حمد اول پاک رب العالمین
بعد اس کے نعت سید المرسلین

شمارہ: ۷۰۰۲، نستعلیق، الف خان شیرلوری، ۱۲۶۲ھ، ص ۲۳۷ - ۲۴۲۔

۱۷۵۔ معجزہ حضرت رسول (منظوم)

از نامعلوم۔

آغاز:

اول تعریف میں بولوں خدا کی
دگر کہتا ہوں جگ کے مدعا کی

شمارہ: ۲۶۰۰، نسخ تیرھویں صدی ہجری، ص ۵ - ۲۱۔

۱۷۶- معجزۂ حضرت رسول (منظوم)

شاعر نامعلوم۔

آغاز:

کہوں حمد پہلے خدا پاک کوں
کہ جس نے دیا شرف افلاک کوں

شمارہ: ۶۶۸۸- نسخ، محمد دین بن میاں عبد الستار نجار ساکن محلہ حضرت شیخ حسین، تیرھویں صدی ہجری، ص ۱-۵

۱۷۷- معجزۂ حضرت رسول (منظوم)

شاعر نامعلوم۔ شاہ یمن کے ساتھ آنحضرت کی جنگ کے بارے میں ہے۔

آغاز:

اول تعریف سوہے اوس خدا کو
کیا پیدا محمد مصطفےٰ کو

شمارہ: ۱۲۳۹- نسخ، تیرھویں صدی ہجری، ص ۱۲۹-۱۵۴-

شمارہ: ۱۱۹۹- نسخ تیرھویں صدی ہجری، ۶۳ ص

شمارہ: ۳۲۵۷- نسخ، تیرھویں صدی ہجری، ۳۳ ص، پہلا ورق نہیں ہے۔

۱۷۸- معجزات النبی (نثر)

از محمد عنایت احمد۔ ۱۲۶۹ھ میں تصنیف ہوئی، ۲۴۲ معجزات کا بیان ہے۔

آغاز: الحمد للہ الذی انزل --- بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ نیاز مند بارگاہ رب صمد المعتصم بہ بذل سید انبیاء۔

شمارہ: ۳۳۷ - نستعلیق، محمد ولی، ۱۲۷۶ھ، ۱۲۸ ص۔

۱۷۹- معجزہ حضرت محمدؐ (منظوم)

شاعر نامعلوم۔

آغاز:

اوّل تعریف سو ہے اوس خدا کوں
کہ جس پیدا کیا ہے مصطفیٰ کوں

شمارہ: ۱۲۰۳۶ - نستعلیق، حسن محمد مقیم بھاگیاں ضلع امرتسر، ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۸۰ھ، ۱۸ ص۔

۱۸۰- معراج نامہ (منظوم)

سید بولاتی نے ۱۰۸۰ھ میں لکھا، ۵۲۵ اشعار پر مشتمل ہے۔

آغاز:

اول نام سر نام سبحان کا
دوجا نام محمد سلطان کا

یہ معراج نامہ چھپ چکا ہے۔

ملاحظہ ہو: انجمن ۶: ۵۰، قاموس الکتب ۱: ۵۵۷

شمارہ: ۴۸۸۷ - نسخ، تیرھویں صدی ہجری، ۱۴۶ ص۔

۱۸۱ - معراج نامہ (منظوم)

شاعر نامعلوم

آغاز:

اول الحمد اس شاہ جہاں کو
کہ جس پیدا کیا ارض و سما کو
کہ پھر تعریف سو ہے مصطفیٰ کو
کہ جن کی صفت میں پایا خدا کو

شمارہ: ۱۲۰۴ - پختہ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ص ۳۳۶-۳۵۴

معراج نامہ دیکھیے ریحان معراج

تذکرے

(اولیاء و شعراء)

۱۸۲- تذکرہ حاجی عبداللہ دیوان

از شیخ عبداللہ بن صدر الدین ساکن چک عمر ضلع گجرات۔ حاجی عبداللہ صاحب دیوان بشندوری اور ان کی اولاد کا تذکرہ ہے۔ مصنف اس سے پہلے ۱۳۱۳ھ میں اسی بزرگ کا تذکرہ عربی اور فارسی میں بھی لکھ چکا تھا۔ زیر نظر مخطوطہ میں صفحہ ۱ تا ۱۰۹ مذکورہ فارسی تذکرہ کا متن ہے اور اس کے بعد ص ۱۱۱ تا ۲۸۴ اردو تذکرہ ہے۔

آغاز: دفتر صفت بے اوڑک حضرت واجب الوجود جل جلالہ و عم نوالہ کہ زیادہ حد۔

شمارہ: ۱۵۴۴م۔ نستعلیق، شمس الدین، تقریباً ۱۳۱۳ھ، ص ۱۱۱-۲۸۴

۱۸۳- حقیقت گلزار صابری

از شاہ محمد حسن صابری چشتی۔ ۱۲۷۷ھ اور ۱۳۰۰ھ کے درمیان تصنیف ہوئی سلسلہ صابریہ چشتیہ کے مشائخ کے شجرہ ہائے طریقت ہیں۔

آغاز: بموجب هل جزاء الاحسان الا الاحسان کی پہنا کر۔

شمارہ: ۹۳۸۔ عمدہ نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ۱۴۴ ص۔

۱۸۴ - مخزنِ نکات

ازشیخ محمد قیام الدین قایم چاندپوری (م ۱۲۰۷ یا ۱۲۱۰ھ) اردو گو شعراء کا فارسی زبان میں تذکرہ ہے۔ ۱۱۶۸ھ میں مرتب ہوا۔ ۱۳۴۸ھ میں مولوی عبدالحق کے اہتمام کے ساتھ انجمن ترقی اردو اورنگ آباد کی طرف سے شائع ہوچکا ہے۔

شمارہ: ۸۰۳۳، نستعلیق، چودھویں صدی ہجری، ناقص الاول والآخر، ۱۶ص۔

۱۸۵ - مظاہر قادریہ

ازمحمد حسن رضاخان۔ شیخ عبدالقادر جیلانی (م ۵۶۱ھ) کے احوال و مناقب پرمشتمل ہے مصنف نے معتبر کتابوں سے ترجمہ اور انتخاب کیا ہے۔

آغاز: الحمد للہ رب العالمین ما اصطفی ۔۔۔ جاننا چاہیے کہ بموجب قول مشہور تنزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین۔ یعنی نازل ہوتی ہے رحمت اللہ تعالیٰ کی وقت تذکرہ نیکوں کے۔

شمارہ: ۹۲۵۔ نستعلیق، سید تراب علی بن سید علی قادری نظامی نیازی فخری۔ بمقام کرت پور، ۵ ربیع الاول ۱۲۷۱ھ، ۱۳۰ص۔

اشاریے

۱- کتب

۲- مصنفین، شعراء، مترجمین، شارحین

۳- کاتبان

۴- عام افراد (مصنفوں اور کاتبوں کے علاوہ)

۵- مقامات

* وضاحت: اس اشاریے میں شمارۂ صفحہ کی بجائے مسلسل مسلسل شمارۂ اندراج کا حوالہ دیا گیا ہے۔

ا۔ کتب

آ

ب

۲۔ مصنفین، شعراء، مترجمین، شارحین

خ

د

ر

س

ش

۳- کاتبان

م

ن

و

۴۔ عام افراد
(مصنّفوں اور کاتبوں کے علاوہ)

مقامات

(اس اشاریے میں افراد کی نسبتِ مکانی کو بھی شامل کیا گیا ہے)

استدراک

زیر نظر فہرست مخطوطات سے استفادہ کرنے والے محققین مندرجہ ذیل تصریحات اور تصحیحات کو بھی مدنظر رکھیں۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱۷	یوں پڑھی جائے : میرے خیال میں کسی کتاب یا نسخے کی ندرت ، اہمیت اور قدر و قیمت مختلف زمان و مکان میں مختلف ہوتی ہے۔	
۱۶	آخر	بڑی حد	بڑی حد تک
۲۷	۱	تقید	تعہد
۲۹	۳	محہول الاسم	مجہول الاسم
"	۱۵	جو حضرت رسول	تو حضرت رسول
۳۱	۸	لفخیم	تفخیم
۳۵	۴	ص ۳۱	۳۱ ص
۳۶	۷	ور درود	اور درود
۳۹	۷	پیدا	برآمد
۴۰	۱۱	سخے	نسخے

صفحہ کی آخری تین سطروں کو صفحہ کی ابتدائی تین سطروں کے بعد پڑھا جائے ، یعنی کتاب ''اصیحت المسلمین'' کا مخطوطہ نمبر ۲۵۹۹ ہے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۴	ملفوظات	مخطوطات
۵۶	"	آغاز کے بعد کی عبارت شعر کی صورت میں کتابت ہوئی ہے ، حالانکہ یہ نثر ہے۔	
۵۹	۱۳	رسال	رسائل
۷۰	۷	گشت	کشت
۸۳	۷	زبر	زبدہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۰	۳ - ۵	کہتا	کیتا
"	۱۵	کتبہ شاہ	قطب شاہ
۱۱۵	۱۱، ۱۲، ۱۳	احدیث	احدیت
۱۱۶	۵	ایک	اک
۱۱۸	سطر ۱۰ کے بعد یہ اضافہ کیا جائے: شمارہ ۱۶۷م، عمدہ نستعلیق چودھویں صدی ہجری، عنواعات سرخ، ص۱۳۶ - ۱۷۹ نامکمل۔		
۱۲۳	۱۳	عطاء	عطّار
۱۲۵	سطر ۲ - جو مصرعہ (کذا) لکھا گیا ہے۔ اگر اسے یوں پڑھا جائے تو درست نظر آتا ہے: زلف خوباں کی مرے دل کو ہوئی ہے جنجال		
۱۲۹	۳	اصول	احوال
۱۳۳	۱ (پہلا کالم)	بیاضیں ۱۰۸، ۱۱۲	بیاضیں ۱۰۸ تا ۱۱۲
۱۳۵	۸ (پہلا کالم)	سلکِ نور	سلکِ نور ۳۷
۱۳۷	۱۲ (پہلا کالم)	موضع القرآن	موضح القرآن
۱۳۸	آخر (دوسرا کالم)	انبس	انیس
۱۵۱	۱۷ (دوسرا کالم)	عطاء	عطّار
۱۵۲	۱۸ (پہلا کالم)	قاسم لوحی بالکندی	قاسم لوحی بالکندی ۹۸
۱۵۷	۱۰ (دوسرا کالم)	بیظیر	بے نظیر
۱۵۹	۱۰ (پہلا کالم)	علی ابن طالب	علی ابن ابیطالب
۱۶۰	۱ (دوسرا کالم)	نوشتہ	نوشہ
۱۶۳	۴ (پہلا کالم)	شاہ پور ۱۳۳	شاہ پور ۱۳۰
۱۶۴	۱۲ (پہلا کالم)	لروز	لرور

[illegible] ستان اردو [illegible]

ولله المشرق والمغرب